بجناب ... سعادت خان صاحب ... رسالہ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
آبیاری نخلبند چمن کائنات چشمۂ افاضات یعنی مصداق ہذا عذب فرات
آب حیات
باہتمام حاجی محمد عبدالرحمن خان بن محمد روشن خان فاضل اللہ مرقدہ بمار الرحمۃ والغفران
در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۳۰۱ مطبوع گردید

فہرست مسائل رسالۂ آب حیات

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاہ اللہ اور رسول کی ہمکو کافی اور وافی ÷ اور فیض آل اور اصحاب کا واسطے ہمارے شافی او معافی ÷ اما بعد غواصان بحار معقول و منقول اور مغترفان انہار فروع و اصول پر مکنون صدف اختفا نرہے کہ یہ تشنہ چشمہ فضل و لیاقت مستسقے آب علم و فضیلت سراپا قصور ہمہ تن فتور عبد الغفور متوطن قصبہ بلندہ پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادامہ اللہ بالسرور والحبور ابن مقبول بارگاہ خلاق جناب منشی و حاجی محمد عبد الرزاق آدامہ اللہ الی بقاء الآفاق مدار المہام عدالۃ عالیہ راج بھرتپور سنین متعددہ خدمت ہمہ برکت نہر فائق فنون عقلیہ بحر رائق علوم نقلیہ ذو المفاخر و المناقب جناب مولانا و استاذنا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بوصل اصل متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ مد ظلہ و عم فیضہ مین بنا بر استحصال جواہر کمال غواصی کرتا رہا ایزد ذو الجلال نے اپنے افضال سے بحصول گوہر مامول بحار کتب درسیہ عربیہ و فارسیہ سے ساحل فراغ پر پہونچایا و ازانجا کہ علم مولانای ممدوح کا

بحار رحمت مبدء فیاض سے ایک بحر متواج ہی جو امواج مطالب علوم معقولہ و منقولہ
کہ اوس دریای زخار سے اس قطرۂ حقیر کے کوزۂ ضمیر مین جوش زن ہوکر آتے تھے
بباعث کم ظرفی کوزۂ مذکور کے زور مار کر نکل جاتے تھے لہذا مناسب جانا کہ اس
سلسلۃ الماء کو زنجیر تحریر مین مسلسل کر کے مثل مقیدان چاہ بابل کے چاہ دل مین
بحسب ترتیب مقدمتین مع رعایت شرائط انتاج اوس طریق پر نظر بند کرنا چاہیے
کہ دور و تسلسل سے محفوظ رہکر امواج بدیہیہ اوسکے نتائج نظریہ درر غرر کو ظہور مین لاوین
اور ہر درّ اوسکا درّ مختار صغار و کبار ہو بنا برین ابتدا سے بالطاف ایزدی کتب صرف
و نحو و منطق و فقہ بلکہ کتب فارسیہ پر بھی حواشی کاشفہ لکھتا چلا آیا ہون اور تصنیف
کتاب انشا کہ مسمّی بہ منشور مشہور ہی علاوہ بران منجملہ کتب متعارفہ کے رسائل ملا طغرا پر
حاشیہ بزبان فارسی شامل اور تنقیح نکات و مغلقات فارسی کے قلم عجز رقم سے
تحریر کیا اور منطق مین شرح شمسیہ پر اور فقہ مین شرح وقایہ پر حاشیہ بزبان عربی مشتمل اوپر
تحقیق دقائق صرفی و نحوی و معقولی و منقولی کے مع ایراد جزئیات نافعہ ہنگام تحصیل
علوم و حکم حوالۂ قلم کیا تھا اس اثنا مین فرمایش مایۂ آسایش خال اکرم جناب منشی محمد
عبد الرحمن عالی ہمت فیاض زمان تعلقہ دار این اطراف جامع خجستہ اوصاف
شان کشان اس وادی مین لائی اور ارشاد فیض بنیاد حضرت عم اعظم و افخم جناب
منشی محمد بدر الدین احمد ادامہ اللہ الصمد نے بھی بانگشت اشارت شمع ہدایت
اس راہ مین دکھلائی کہ بحر عرب مذکور یعنی حاشیۂ عربیہ شرح وقایہ سے فصول متعددہ

چاہ اور طلاق اور حظر اور اباحت وغیرہ کو جن سے اکثر کام پڑتا ہی اور اکثر اشخاص
خصوصاً اہل دیہات کو بوجہ نہونے کسی فاضل اور لاعلمی سائل کے ان مسائل
کے مکشوف ہو جانے کی زیادہ خواہش ہی زبان اُردو مین صاف صاف بغیر ایراد
مباحث علمی کے عام فہم کر دے اور اوس بحر کثیر الامواج سے جسکی شناوری مین افہام
عوام قاصر ہین چشمہای خوشگوار جاری کر کے جام خاص و عام کا بھر دے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ بعون اللہ سبحانہ زمانہ قلیل مین امر آمرین موصوفین کا بسر و چشم
بجالا کر منجملہ رسائل ماموریہا کے یہ رسالہ بہ بیان متوسط شامل او مسائل کثیر الوقوع
اور ترک نادر الوقوع کے بلا طول ممل اور اختصار مخل بمصداق خَیْرُ الْاُمُوْرِ
اَوْسَطُهَا کے بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۶ھ ایکہزار و دوصد و نود و شش ہجری
ایک جلسہ خفیفہ مین تالیف کیا اور نام اسکا آب حیات رکھا اور از انجا کہ مسائل
حوض و تالاب وغیرہ کے حاشیہ عربیہ مین بہ تفصیل تمام لکھ چکا تھا اور نیز چندان ضرورت
دیہات مین اونکے ساتھ متعلق نجانکر اس مقام پر تمام کا اعادہ نکیا الا ماشاء اللہ اور
اس رسالے مین ہم نے اس بات کا اہتمام کیا ہی کہ جہانتک ممکن ہو وہ روایت
لکھی جاوے کہ باوجود مفتی بہ ہونے کے بندگان خداے رحیم کو صورت قہر کی
ندکھاوے روایت ضعیفہ ایسی بھی نہو کہ جسپر عمل کرنے سے جسم اور جامہ پلید ہو
اور مسائلہ قویہ ایسا شدید بھی نہو کہ تنگی آب سے ہر شخص کے واسطے نمونہ ظلم زید ہو
اور جب ایسی روایت متوسطہ ہاتھ آگئی ہی تو طرفین کے ذکر کو ایکطرف کیا ہی چونکہ

Interlinear glosses: زیادہ موج والا مراد حاشیہ عربیہ؛ تیرنا؛ یعنی خان اکرم و نواب اکرم؛ جن مسائل سے اکثر؛ یعنی بچنے و واسطے علم ہوا تا؛ جن مسائل سے کمتر کام پڑتا ہو؛ جمع؛ جسپر فتوی ہو؛ یعنی قول ضعیف اور شدید دونوکو نہین

Margin notes (partly legible): علماء کے پیغام کو پہنچا؛ اور دو ہم سائل کو بزرگ یعنی؛ بیچ دینے والا اور ایسی؛ دور ان پر مخفی یعنی عقل؛ من ذالنی؛ وہ ان سی؛ کر بیہ... (rest illegible)

تفہیم مسائل پر نظر رکھی ہی لہذا بعض مقام پر لفظ اور مضمون مکرر ہو گیا ہی عبارت آرائی
ایسے مقام پر بے سود جانی + توضیح مسائل سے عقبیٰ کی بہبود جانی اللہ تعالے
اس رسالے کو میری زبان و دل سے خالصاً لوجہ اللہ الکریم گردانکے مقبول فرماے
اور اہل دیہات بلکہ تمام مخلوقات کو اس سے فیض پوہنچاوے آمین یا رب العالمین شعر

دہانِ منفذ نہر ہنر گردان زبانم را	الٰہی چشمۂ علم لدنی ساز جانم را

مقدمہ

ای عزیز اس بات کا خیال رکھہ کہ اس رسالے مین جہان کہین وقوع نجاست کے
باعث سے چاہ کو طاہر کرنیکا حکم دیا ہی تو اوس چاہ سے وہ چاہ مقصود ہی کہ دہ در دہ
سے کم ہو کیونکہ جب وہ دہ در دہ ہوگا تو وقوع نجاست سے نجس نہو گا تا وقتیکہ اوسکے
پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق نہ آوے اور جب فرق
آجاویگا تو وہ بھی نجس ہو جاویگا اور یہی حکم حوض اور تالاب کے واسطے بھی ہی
یعنی حوض اور تالاب مین جب پانی دہ در دہ ہوگا تو نجاست کے واقع ہونے سے نجس
نہو گا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر نہ آوے اور بروقت آجانے
تغیر کے ناپاک ہو جاویگا ہر چند کہ اس رسالے مین فقط مسائل چاہ کے لکھنا ہمارا
مقصود ہی مگر چونکہ اس مقام پر ذکر حوض و تالاب کا زبان قلم پر آگیا لہذا کچھ تھوڑا سا
اوسکا حال بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ برادران دینی کے ایک قاعدہ
ایسا ہاتھہ آجاوے کہ اوس سے اکثر مقام پر پہچان لین کہ آب حوض و تالاب کا

پانی جاری کا بیان

یہ پاک ہی اور یہ نجس ہی سو معلوم کرنا چاہیے کہ دو حال سے خالی نہین کہ پانی جاری اور روان ہی یا بستہ اور بندھا ہوا ہی پس اگر پانی جاری ہی اور اوسکی پہچان یہ ہی کہ گھانس اور تنکے کو بہا لیجاوے گو بہا لیجانا اوسکا ساتھ آہستگی اور ضعف کے ہو اور اگرچہ نہر جاری کسی مقام پر بند کیجاوے اور بقیہ پانی کا بلا مدد ہو کر سستی سے بہے تاہم اوسکا حکم جاری کا ہی اور ایسا ہی جو پاک پانی پرنالے یا راہ سے بہے وہ بھی آب جاری مین داخل ہی اور حال پانی جاری کا یہ ہی کہ اوسمین کتنی ہی ناپاکی پڑے خواہ وہ نجاست مرئی ہو یعنی دکھائی دیتی ہو مثل جانور نجس کے خواہ وہ زندہ درمیان مین بیٹھا ہو خواہ اوسکا لاشہ مردار پڑا ہوا اور خواہ نجاست غیر مرئی ہو یعنی دکھائی ندیتی ہو مثل پیشاب کے کہ کسی شخص نے اوسمین کیا ہو کسی صورت سے پانی جاری ناپاک اور نجس نہین ہوتا پس اگر نجاسات مذکورہ پانی جاری مین واقع ہین تو اوسکے جانب نشیب مین بھی یعنی جدھر بہکر آتا ہی اوسطرف بھی وضو کرنا جائز ہی جب تک کہ جانب نشیب مین نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ ظاہر نہو اسیپر فتویٰ ہی اور وہ جو بعض کتابون مین لکھا ہی کہ نشیب مین وضو نکرے بلکہ اوپر کی جانب مین وضو کرے جدھر پانی نجاست کا نہین جاتا یا یہ کہ نشیب مین اوسوقت وضو جائز ہی کہ جو پانی نجاست سے متصل ہو کر آتا ہی کم ہی اور جو متصل ہو کر نہین آتا ہی وہ زیادہ ہی سو یہ اقوال احتیاط کے ہین اور احتیاط کی افضلیت مین کیا شک ہی اور جب نجاست کا اثر ظاہر ہو جاویگا تو جس

مقام پر ظاہر ہوا ہی اوس مقام سے وضو کرنا جائز نہین ہی گو بحر محیط کیون نہو اور
اگر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے پانی آتا ہی اور دوسری جانب سے نکل جاتا ہی
جیساکہ چاہ کے کنارے اکثر مقام پر چھوٹا حوض بنا ہوتا ہی تو اگر چاہ سے پانی بذریعہ
پُر وغیرہ کے کھینچکر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے بہایا جاتا ہی اور دوسری
جانب سے نکلکر باغ یا کشت زار وغیرہ مین جاتا ہی جیساکہ متعارف ہی تو اوس حوض کے
ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہی اگر پے درپے پانی آتا ہی اور جاتا ہی اور اگر پانی کی آمد و رفت
مین تاخیر ہوتی ہی کہ وقفہ کرکے پانی باہر جاتا ہی تو ضرور ہی کہ جس جگہ پر غسالہ یعنی پانی
مستعمل گرتا ہی اوس جگہ سے دوسری بار پانی نلین یا یہ کہ تھوڑا سا ٹھہر جاوین
کہ وہ پانی مستعمل بہ جاوے بعد ازان اوس مقام سے پانی لینا مضایقہ نہین۔
اور اگر پانی بستہ اور بندھا ہوا ہی تو وہ بھی دو حال سے خالی نہین یا
دہ در دہ ہی یا دہ در دہ سے کم ہی اور دہ در دہ عبارت ہی اوس پانی سے کہ جسکا
دس۱۰ گز کا طول اور دس۱۰ گز کا عرض ہو اور عمق یعنی گہرائی فقط اسی قدر کافی ہی
کہ جب دونون ہاتھ ملا کر پانی اوس سے لیا جاوے تو زمین اوسکی ظاہر نہو
پس جب بستہ اور بندھا ہوا پانی اسقدر ہو جو مذکور ہوا یعنی دس۱۰ گز کا لنبا اور
دس۱۰ گز کا چوڑا کہ اگر حوض یا چشمہ مربع یعنی چوکور ہو اس قطع کا □ تو ہر چہار طرف
کے ناپنے سے چالیس۴۰ گز کا ہو جاوے اور اگر حوض یا چشمہ مدور یعنی گول ہو
اس صورت کا ◯ تو اطراف کے ناپنے سے چھتیس۳۶ گز کا ہو جاوے اور اگر حوض

مثلث یعنی تین کونے کا ہو اس نقشے کا △ تو ہر طرف کے ناپنے سے سوا پندرہ
گز کا ہو جاوے اور اگر حوض کا عرض دس گز سے کم ہو مگر طول اوسکا اتنا زیادہ ہو
کہ سب طول اور عرض ملا کے چالیس گز کا ہو جاوے اور گہرائی ہر صورت مین
اس سے کم نہو کہ اگر دو ہاتھ ملا کر پانی اوٹھایا جاوے تو زمین اوسکی کھل جاوے
پس ان سب صورتون کو حوض دہ در دہ کہینگے اور زیادہ گہرائی کا اعتبار نہین ہے
یہانتک کہ اگر طول اور عرض پانی کا چالیس گز سے کم ہو مگر عمق یعنی گہرائی اوسکی
چالیس گز یا زیادہ کی ہو تو وہ دہ در دہ نہین ہے بلکہ یہ پانی تھوڑی ناپاکی سے
بھی ناپاک ہو جاویگا اور دہ در دہ کی ناپ کے واسطے کپڑے کا گز معتبر ہے جو سات
مٹھی کا ہو اور کسی مٹھی کے ساتھ ابہام یعنی انگشت نر جسکو ہندی مین انگوٹھا
کہتے ہین قائم اور کھڑا نہو اور بعضون کے نزدیک گز مساحت یعنی پیمایش کا معتبر ہے
جو سات مٹھی کا ہو اور ہر مٹھی کے ساتھ انگشت نر قائم ہو اور ایک قول مین وہ
گز کا اعتبار ہے جو چوبیس اونگلی کا ہو موافق شمار حروف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کے مگر اکثر کتابون مین اول کو ذکر کیا ہے واللہ اعلم پس عزیز میرے جب معلوم
کر چکا تو کہ دہ در دہ اسکو کہتے ہین سو اب اس بات کو جان کہ جب پانی پاک جمع
ہو کر اس مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا حکم بھی پانی جاری کے مثل ہے کہ کتنی ہی ناپاکی
اوسمین پڑے یا کوئی جانور مر جاوے تاوقتیکہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ یعنی
رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر نہ ظاہر ہوگا نجس نہوگا ہر جانب سے

فـ زیادہ عمق کا اعتبار نہین ہے۔

فـ مقدار گز کا بیان۔

فـ بیان اسکا کہ آب دہ در دہ کا حکم مثل پانی جاری کے ہے

استعمال اوسکا جائز ہی اور جب اوسکے رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر ظاہر
ہوگیا تو اگر سب پانی مین اثر نجاست کا ظاہر ہوا تو سب پانی نجس ہوا کسی مقام پر
وضو کرنا جائز نہین اور اگر سب پانی مین اثر نجاست کا نہین ہی بلکہ بعض مقام پر ہی
اور بعض پر نہین تو جس مقام پر اثر نجاست کا ہی اوس مقام کا پانی نجس ہی وہان
وضو نکرنا چاہیے اور جس مقام پر اثر نجاست کا نہین ہی اوس مقام کا پانی طاہر ہی
وضو کرنا مضایقہ نہین اور اگر نجاست مرئیہ یعنی جو دکھائی دیتی ہی آب دہ در دہ مین
واقع ہی مگر اثر اوسکا پانی مین ظاہر نہین تو ہرچند کہ نزدیک فتوے کے وضو کرنا اوس
مقام سے بھی جائز ہی جس مقام پر نجاست واقع ہوئی مگر بہتر یہ ہی کہ نجاست کی جانب
وضو نکیا جاوے اور نجاست غیر مرئیہ جو دکھائی نہین دیتی ہی مثل پیشاب وغیرہ کے
اوسکے آب دہ در دہ مین واقع ہونے سے تو ظاہر ہی کہ جب اثر نجاست کا معلوم نہو
تو ہر جانب سے وضو کرنا جائز ہی اور ایسا ہی اوس مقام سے بھی وضو کرنا جائز ہی
جہان اسکا غسالہ یعنی پانی مستعمل گرتا ہی اور اگر رنگ یا بو یا مزا پانی جاری کا یا آب بستہ
کا جو دہ در دہ ہی متغیر ہوگیا اور بدل گیا کسی شی طاہر اور پاک کے واقع ہونے اور
ملجانے کی وجہ سے مثل مٹی اور صابون اور زعفران اور اُشنان کے کہ ایک گھاس
خوشبودار کا نام ہی تو اوس پانی سے بے تردد وضو اور غسل کرنا جائز ہی مگر تین شرطون
کے ساتھہ اول شرط یہ ہی کہ اوسکی رقت یعنی پتلاپن اور سیلان یعنی بہنا زائل نہوا
ہو دوسری یہ کہ اوسکا نام بدل نگیا ہو یعنی اون اشیاے طاہرہ کا رنگ یا بو یا مزہ

اسقدر زیادہ نہ آگیا ہو کہ کوئی اوسکو آب مطلق یعنی تنہا پانی کے لفظ سے اسطرح پر کہ
یہ پانی ہی یا یہ پانی صاف ہی نبولے بلکہ مقیّد کر کے یون کہا جاوے کہ یہ زعفران کا
پانی ہی یا یہ زعفران کا پانی صاف ہی تیسری یہ کہ قطع نظر تبدّل اسم کے نفس مسمّےٰ
یعنی پانی مین رنگ زعفران وغیرہ کا اس مرتبے کو نہ آگیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو غرضکہ جب تک کہ پانی کا پتلاپن زائل نہوا اور نام اوسکا نہ بدلے جیسا کہ قبل
ملنے اشیاے طاہرہ کے پانی بغیر ملانے لفظ دوسرے کے اوسکو کہتے تھے ویسا ہی
بعد ملنے کے بھی کہلایا جاوے اور اتنا رنگ اوسکا بدل نہ گیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو تو اوس پانی جاری اور دہ در دہ بلکہ آب قلیل سے بھی جسکی حد آگے ہم
بیان کرتے ہین ان شاء اللہ تعالیٰ وقت پائے جانے شرائط ثلاثہ مذکورہ کے وضو
اور غسل کرنا بے تامل جائز اور درست ہی اور اگر رنگ یا بو یا مزہ پانی کا شئ طاہر کے
ملنے سے تو بدلا ہی مگر یہ کہ وہ شئ طاہر مثل مٹی اور صابون اور شکر اور زعفران اور
گل سرخ وغیرہ کے اس قدر کثرت سے پانی کے ساتھ مخلوط ہو گئی ہی اور مل گئی ہی
کہ پانی کا پتلاپن جاتا رہا اور غلیظ اور گاڑھا ہو گیا یا آنکہ پانی کا نام جاتا رہا اور نام
اوسکا شربت یا گلاب یا زعفران کا پانی ہو گیا یا یہ کہ پانی کا رنگ ایسا بدل گیا کہ کپڑے
کا رنگنا اوس سے ممکن ہی تو ان صورتون مین البتہ وضو کرنا جائز نہین ہی اوس
مقام سے جہان ان تینون باتون مین سے کوئی بات پائی جاتی ہو خواہ وہ پانی
جاری ہو خواہ وہ دردہ ہو خواہ قلیل ہو اور جس پانی مین اوراق اور اثمار اشجار یعنی پتے

یعنی دونون صورتون میں کہ پانی کا رنگ بدل گیا

اور پھل درختون کے اس کثرت سے واقع ہوئے کہ بو یا مزہ یا رنگ پتون کا پانی مین اس
مرتبے کو آگیا کہ جب ہاتھ مین اوٹھایا جاوے تو رنگ پتون کا اوسمین ظاہر ہو تو ایسے
پانی سے وضو کرنے کو بعض علما نے منع کیا ہی اور اکثر نے جائز رکھا ہی منع کرنے والے
کہتے ہین کہ یہ پانی مغلوب ہو گیا ہی دوسری چیز سے اور مطلق نرہا مقید ہو گیا ہی اس
واسطے کہ آب پتون کا پانی اوسکو کہینگے جیسا کہ ترکاری اور سبزی کا پانی جو ترکاری
اور سبزی نے زمین کی رطوبت سے چوس لیا تھا کہ وہ اب مغلوب ہو گیا ہی ترکاری
اور سبزی کے اجزا سے اور نام اوس پانی کا مقید ہو گیا ہی اسواسطے کہ آب اوسکو
عرق اور ترکاری کا پانی کہتے ہین لہذا اس سے وضو جائز نہین تو اوس پتون کے
پانی سے بھی وضو جائز نہوگا اور جو علما کہ اس پانی سے وضو کرنا جائز رکھتے ہین
وہ یہ کہتے ہین کہ اس پانی کو پانی ہی کہتے ہین پتون کا پانی نہین کہتے اور رقت
اور سیلان یعنی پتلاپن اور بہنا اسکا زائل نہین ہوا ہی اور اس پانی سے رنگنا
بھی کسی چیز کا ممکن نہین لہذا اسکو مغلوب اور مقید نہ کہینگے پس قیاس کرنا اسکا
ترکاری اور سبزی کے عرق پر قیاس مع الفارق ہی کہ اوسکو عرق کہتے ہین اور
رقت اور سیلان اوسکا زائل ہی اور رنگنا کپڑے کا اوس سے ممکن ہی اسیواسطے
اُستادان علم اوس پانی سے جسمین پتون کا رنگ ہوتا تھا وضو کرتے تھے اور
کوئی کسیکو منع نکرتا تھا پس معلوم ہوا کہ اس پانی سے وضو کرنا نزدیک اکثر کے جائز ہی
اور جس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ایک مقام پر بہت روز ٹھہرنے کے باعث سے

تو اوس پانی سے وضو اور غسل کرنا بالاتفاق جائز ہی بلکہ جب شک ہو اس امر مین کہ
اس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہی دیر تک ٹھہرنے کے باعث سے یا کسی نجاست
کے سبب سے تو بھی اوس پانی سے وضو کرنا جائز ہی کیونکہ اصل اشیا مین طہارت ہی تو
اصل ہی کا اعتبار کرنا چاہیے لوگون سے دریافت کرنا اس امر کا کہ اس پانی کے
اوصاف کا تغیر دیر تک ٹھہرنے کی وجہ سے ہی یا نجاست کے سبب سے ہی ضرور نہین
اور اسکے یہ معنی نہین ہین کہ کسی سے پوچھنا منع ہی بلکہ اگر کوئی شخص وہان موجود ہو
اور پانی کی طہارت مین شک ہو تو دریافت کر لینا افضل ہی اور اگر یقین ہی اس بات
کا کہ اس پانی کے رنگ یا بو یا مزے کا بدلنا نجاست کے باعث سے ہی تو ظاہر ہی کہ اوس سے
وضو کرنا جائز نہین ہی اور اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ جب پاک اور طاہر پانی جمع ہو کر
دہ در دہ ہو جاوے سو وہ وقوع نجاست سے جبتک کہ نجاست کا اثر نہ آویگا نجس نہوگا
اس[ف۱] سے معلوم ہو گیا کہ ناپاک اور نجس پانی اگر جمع ہو کر دہ در دہ نہین ہزار در ہزار بھی
ہو جاوے سو وہ جمع ہونے سے کیا بلکہ جاری ہونے سے بھی پاک نہین ہوتا اس
طریق پر کہ ایک مقام مین ناپاک پانی جمع ہو کر دہ در دہ یا زیادہ ہو گیا تھا اگر کوئی
نالی کھود کر اوسکو جاری بھی کرے تو بھی طاہر نہوگا جیسا کہ اندر[ف۲] یا کنارے شہر اور
دیہات کے سُغد یعنی گڑھیا مین پانی بدبودار نجس پانخانے اور پیشاب خانے اور غسل خانے
اور چہ بچے وغیرہ کا جمع ہو کر دہ در دہ اور زیادہ ہو جاتا ہی سو وہ زیادہ ہونے یا
جاری ہونے سے پاک نہین ہوتا بلکہ شہر اور بستی کے اندر اور کنارے کی گڑھیا

[ف۱] یعنی اگر پانی نجس ہو کر دہ در دہ یا زیادہ بھی ہو جاوے تو وہ نجس ہی رہیگا یا جاری ہو کر بھی پاک نہین ہوتا۔

[ف۲] اور جس تالاب اور گڑھیا کا بیان ہو بستی کے اندر یا کنارے سے ہو۔

اور تالاب کے اطراف مین چونکہ اکثر نجاسات مثل گھوڑے کے بول و براز و دیگر چوپایون
حیض اور نفاس کے واقع رہتی ہین کہ جو پانی اوس گڑھیا اور تالاب کے اندر آتا ہے
وہ نجاسات سے ملکر آتا ہو پاک راہ سے نہین آتا تو اس صورت مین اگر پاک پانی بھی آنے سے
تالاب اور گڑھے مین آکر بھر جاویگا اور دہ دردہ یا زیادہ ہو جاوے گا تو وہ بھی نجس
ہوجائیگا ہان اگر وہ پاک پانی اکثر پاک اطراف سے آکر پہلے پانی کو تھوڑا سا بھی بہا لیجاے
تو البتہ پاک ہوجاویگا بشرطیکہ رنگ یا بو یا مزا نجاست کا اوسمین باقی نہ رہا ہو اور اگر
وہ طاہر پانی اکثر ناپاک کنارون سے آیا تو سب نجس ہوگیا تھوڑا بہنے سے طاہر نہوگا
تاوقتیکہ سب نجاست کو بہا کر لیجاوے اور جب سب نجاست کو بہا لیجاویگا
تو اوسوقت مین طاہر ہوجاویگا اور علامت اوسکی یہی ہو کہ اثر نجاست کا باقی نرہا ہو
مگر چونکہ اکثر مقام پر بستی کے اندر اور کنارے کے تالاب اور گڑھیا کے پانی مین بوجہ
کثرت نجاسات اندرونی اور اطرافی کے بہجانے پر بھی غالباً اثر نجاست کا رہتا ہی ہو
لہذا اوسکا استعمال کرنا نچاہیے تاوقتیکہ یقین نہوجاوے اس بات کا کہ اب اثر نجاست
کا نرہا اور جب اثر نجاست کا نرہیگا تو مومن کا دل خود ہی قبول کرلیگا اوسوقت مین
استعمال اوسکا بے تردد جائز ہی جبتک کہ خشک ہوکر دہ دردہ سے کم نہوجاوے
اور اثر نجاست کا اوس سے ظاہر نہو اور اسیطرح حال اوس تالاب کا بھی ہی جو باہر یا
اندر بستی کے واقع ہی اور ایام گرما مین خشک ہوجاتا ہی چوپائے اوسمین لید کرتے ہین
پھر جب پانی اوسمین آیا اور بھر گیا تو دیکھنا چاہیے کہ جن اطراف اور کنارون سے کہ پانی

آتا ہی اگر وہ اطراف اور کنارے سب کے سب یا اکثر نجس تھے کہ اونمین نجاست پڑی تھی
اور اوس نجاست سے ملکر پانی آیا ہی تو اگر وہ دہ دردہ یا زیادہ بھی ہوگیا ہو تاہم وہ
پانی نجس ہی کیونکہ جب وہ نجاست پر ہوکر آیا اور موضع نجاست مین جمع ہوا سب نجس
ہوگیا اور اگر وہ اطراف اور کنارے تمام یا اکثر جدھر سے پانی آتا ہی طاہر ہین اور پانی
اون اطراف سے آکر اوس مقام پاک مین جمع ہوگیا جو دہ دردہ ہی بعد ازان زیادہ
ہوکر تالاب کے اون مقامات تک پونہچا جنمین نجاست واقع ہی تو اس صورت مین وہ
پانی طاہر ہی جبتک کہ اوسکا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے بدل نجاوے اور
اسی طرح پر وہ تالاب ہی کہ جسکا پانی خشک ہوکر دہ دردہ سے کم ہوگیا اور اوسمین
نجاست پڑی بعد ازان اوسمین نیا پانی پاک آیا تو اگر نیا پانی تالاب مین آکر علیحدہ
دہ دردہ ہوگیا نجس پانی کے ملنے سے پہلے پھر نجس پانی مین ملا تو سب پانی پاک
ہی اور اگر نیا پانی نجس پانی مین ملنے کے بعد دہ دردہ یا زیادہ ہوگیا تو نجس رہیگا اس
واسطے کہ اصل پانی جو پہلے سے تالاب مین تھا وہ نجس تھا تو یہ پانی جو پیچھے سے آکر
اوسمین ملا ہی پہلے کا تابع ہوکر نجس ہوجائیگا ہان اگر سب ملکر بہجاوے تو موافق
قول مفتی بہ کے اگر تھوڑا بھی بہجاویگا تو طاہر ہوجاویگا مگر اسکا خیال رہے کہ بہجر جاری
ہونے کے اور تھوڑا بہنے سے اوسیوقت مین طاہر ہوگا کہ جب اوس تالاب کے
اکثر اطراف اور جوانب مین نجاست نہ پڑی رہتی ہو اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی
کہ یون تو تالاب کے کنارے خواہ نخواہ نجاست ہوتی ہی ہی مراد یہ ہی کہ اجتماع نجاست نے

اوسکے اطراف کو اس قسم کا نہ گھیر لیا ہو کہ جو پانی پاک اوسمین آوے تو اکثر نجاست سے
ملکر نجس ہوکر آوے اور جب ایسا حال ہو کہ اوسکے اطراف کو نجاست نے اس قسم کا گھیر
لیا ہو کہ جو پانی اوسمین آوے وہ اکثر نجاست سے ملکر نجس ہوکر آوے تو اوسکے
طاہر ہونے کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی دور ہو جاوے
اور اثر نجاست کا مطلقاً باقی نرہے خواہ وہ تالاب بستی مین ہو اور خواہ صحرا مین ہو اور
جس تالاب کے اندر یا اطراف مین نجاست نہین ہے اور پاک پانی اکثر اطراف طاہرہ سے
آکر اوسمین جمع ہو کر دہ در دہ کی مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا استعمال بالاتفاق جائز ہے
جبتک کہ نجاست کی وجہ سے اوسکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین
فرق نہ آوے اوسکے واسطے بہنا کچھ ضرور نہین خواہ وہ تالاب اندر یا کنارے بستی
کے ہو اور خواہ دشت و صحرا مین ہو بہنا تو فقط اوسی تالاب کیواسطے ضرور ہے جسمین
پانی نجس ہو یا یہ کہ خشک ہو مگر اوسکے اندر اور کنارون مین ہر طرف نجاست پڑی ہو
تو اگر اوسمین پانی نجس ہے مگر اوسکے اکثر اطراف مین جدھر سے پانی بہکر آتا ہے نجاست
نہین ہے تو ایسے تالاب کی طہارت کیواسطے تھوڑا ہی بہنا کافی ہے اور اگر اوسکا اندرون
اور بیرون مثل باطن اور ظاہر اس عاصی اور قاصر کے تمام نجاست سے پر اور مملو ہے تو
اوسکی طہارت کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی بہکر صاف ہو جاوے
اور اثر نجاست کا بالکل نرہے جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور اس خاک ناپاک کے
پاک ہونے کے واسطے کو اوسکی کثرت نجاسات سے ارض و افلاک نالان اور غمناک ہین

قدوسی ملایک کی رحمت کے یمّ سے ذرا بھی بہی نم کافی ہو مسئلہ آب پاک دہ در دہ مقام
پاک مین واقع ہو اور اوسمین نجس پانی باہر سے آ کر ملا پہلے پانی پاک کی تبعیت سے اوسکو
بھی حکم طہارت کا دیا جاویگا اگرچہ پہلے پانی سے زیادہ بھی ہو مگر جبکہ نجس پانی کی نجاست
کا اثر ظاہر ہو جاوے اوسوقت مین پہلا اور پچھلا سب نجس ہو جاویگا استعمال کرنا جائز
نہین ہو تا وقتیکہ اتنا پانی نہ نکلے کہ اثر نجاست کا جاتا رہے مسئلہ آب جاہ دہ در دہ
سبزی اور کشت زار کے درمیان واقع ہو اگر سبزہ اتنا گھنا اور گنجان نہین کہ تحرک آب
کا مانع ہو تو اوسکا حکم دہ در دہ کا ہو اور اگر ایسا گھنا اور گنجان ہو کہ پانی کی جنبش کو منع کرتا
ہو تو اوسکا حکم آب قلیل کا ہو جسکا حال آگے آتا ہو آب دہ در دہ کا حال کچھ تھوڑا سا بیان
ہو چکا اب معلوم کرنا چاہیے کہ اگر آب دہ در دہ سے کم ہو اور
دہ در دہ وہی ہو جسکی مقدار اوپر بیان ہو چکی اور جب پانی اس مقدار ہوگا تو بتا
تخمین او اندازکے ایک طرف کی تحریک سے دوسری طرف جنبش نہ پہونچیگی پس جب
اس مقدار سے کم ہوا کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف اثر پہونچ جاتی
ہی تو اوسکو آب قلیل کہتے ہین تو پانی لوٹے اور سبو اور سبوچی اور خم اور مٹکے اور مشک
اور حوض کوچک اور چشمہ صغیرہ اور چاہ خرد اور ہر ظرف کا جو مقدار مذکور سے کم ہو سب
ہمارے امام اعظم افتخار بنی آدم علیہ رحمۃ خالق العالم کے نزدیک آب قلیل مین داخل ہو
کون امام اعظم وہ جنکے علم کا علم تیز فہم کو اس نظم سے حاصل ہو ع گر دل مارفت ما کردیم
جا بر جاے دل * چشمہ بر پا فگن ای گنج غمت ماواے دل * سید المحدثین مولانا وفی

سلسلۃ الحدیث جد جناب ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اگر اوس
امام کے ایام کو کہ جسکی قرآن فہمی اور حدیث دانی اور دقیقہ رسی اور خدا شناسی پر تمام
عالم گواہ ہی پاتے تو جیسا کہ حضرت شافعی امام اجل رحمہ اللہ عز وجل نے اوس امام الائمۃ
کے شاگرد مجید جناب مولانا امام محمد نور مرقدہ اللہ الصمد سے استفادہ کیا تھا کرتے اور
مثل محدثین مدینۂ منورہ کے دستار اوس آفتاب دین سید ابرار کو واسطے اقتباس
انوار کے اپنے سر پر دھرتے اور حدیث قلتین کی اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ
الْخَبَثَ جو منقول ہی سو وہ نزدیک اکثر محدثین کے ضعیف اور نامقبول ہی مطلب
اوسکا یہ ہی کہ جب پہونچ جائے پانی بمقدار دو قلے کے تو اوس وقت مین نہین اوٹھاتا ہی
ناپاکی یعنی پھر نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا قلے سے مراد یہان وہ خم ہی
کہ جسمین ۲ دو من چودہ ۱۴ سیر مروجۂ انگریزی سے جو چوراسی ۸۴ روپے کلدار کا ہوتا ہی ہر
روپیہ سوا گیارہ ۱۱ ماشے کا تخمینا پانی سماوے تو دو قلون کا پانی من حیث تخمین کے
چار من اٹھائیس سیر ہوگا اور آب قلیل کا حکم یہ ہی کہ تھوڑی ہی نجاست پڑنے سے
اگرچہ نجاست کا اثر اوسمین ظاہر نہو نجس ہو جاتا ہی خواہ وہ نجاست خفیفہ ہو اور خواہ
غلیظہ اور ایسا ہی آب قلیل نجس ہو جاتا ہی اگر کوئی جانور اوسمین مر جائے یا باہر مرے
اور بعد مرنے کے اوسمین ڈالا جاوے سوائے جانوران مائی المولد کے یعنی جنکی
پیدایش پانی مین ہوتی ہی مثل مچھلی اور کیکڑے کے جسکو بعض لوگ کینگٹا بھی کہتے
ہین اور مثل مینڈک دریائی کے جسکی انگلیون مین پردہ ہوتا ہی جھلی کا اور مثل کتے

اور خوک دریائی کے بھی جنکی پیدایش دریا مین ہوتی ہی صحیح تر قول مین اور سوا ے حیوانات غیر دموی کے جنمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہوتا ہی مثل بچھو اور چھوٹے سانپ دریائی اور چھپکلی چھوٹی قسم والی اور گرگٹ قسم خرد اور کھٹمل اور جُون اور پسّو اور مچھّر اور بھِڑ جسکو بَرّیا بھی کہتے ہین اور جھینگر اور چیونٹی اور مکھی یعنی مکھی شہد کی اور چچڑی جسکو کلنی بھی کہتے ہین اور مکھی اور چھوٹی جونک کے کہ انہین خون سائل بہنے والا نہین ہوتا ہی و لہذا خون انکا نجس بھی نہین ہی ہان اگر جونک اور چچڑی وغیرہ کسی جانور کا خون پیکر علی الفور پانی مین مرجاوینگی تو البتہ خون مکتسب کسب کیا ہوا کی وجہ سے آب قلیل کو نجس کردینگی تو ان دونون قسم کے جانورون کے مرنے سے یعنی مائی المولد کے جنکی پیدایش پانی مین ہوتی ہی اور غیر دموی کے جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی آب قلیل بھی نجس نہین ہوتا خواہ وہ آب قلیل ابریق یعنی لوٹے مین ہوا ور خواہ سبو یعنی گھڑے اور سبوچہ اور خم اور حوض کوچک اور چشمۂ صغیر اور چاہ خرد مین ہو بلکہ ان جانورون کے سڑجانے اور پھولجانے سے بھی پانی نجس نہین ہوتا اوسکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بوا ور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا ہو ہان سانپ اور بچھوا اور چھپکلی جسکو بستویا بھی کہتے ہین اور گرگٹ وغیرہ مین چونکہ زہر ہوتا ہی باین لحاظ پانی سے پرہیز کرنا بہتر ہی اور اسی خیال سے اگر بیس پچیس ڈول نکال ڈالے جاوین تو مناسب ہی اور اگر یہ جانور یعنی جنمین خون سائل نہین مگر کھانا اونکا حرام ہی مثل مینڈک اور چھپکلی وغیرہ کے ایسے سڑجاوین کہ ریزہ ریزہ ہوکر پانی مین متلاشی یعنی پراگندہ ہوجاوین تو

اس وقت مین کھانے اور پینے مین اوس پانی کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہی مگر وضو کے
واسطے جائز ہی خواہ پانی کے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر آیا ہو یا نہ آیا ہو اور ہمنے جو
اوپر بیان کیا کہ جن جانورون کی پیدایش پانی مین ہوتی ہی اونسے پانی نجس نہین
ہوتا اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جو جانور خشکی مین پیدا ہوتے ہین اور پانی مین
رہا کرتے ہین مثل بط اور مرغابی اور اوس مینڈک کے جو خشکی کا ہی کہ اوسمین خون
سائل ہوتا ہی اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اوسکی اونگلیون مین پردہ نہوا نکے مرنے سے
آب قلیل نجس ہو جاتا ہی اور سڑ جانے اور پھول جانے سے بروجہ اولی نجس ہوگا اور اگر
زندہ کوئی جانور آب قلیل مین داخل ہو تو اوسکے واسطے تفصیل ہی اور اوس تفصیل
کو ہمنے شرح وقایہ کے اس قول کی شرح مین اَوْمَاتَ فِيهَا آدَمِيٌّ اَوْشَاةٌ اَوْكَلْبٌ
بخوبی تمام بیان کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے اور ایسا ہی غیر دموی کے لفظ سے بھی
یعنی جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی ظاہر ہوگیا کہ جانوران دموی کے مرنے اور
سڑنے سے یعنی جنمین خون سائل ہوتا ہی مثل سانپ خشکی والے اور چھپکلی بڑی
قسم کی کہ انمین خون سائل ہوتا ہی اور تمام اون جانورون کے مرنے اور سڑنے
اور پھول جانے سے جنمین خون سائل ہوتا ہی آب قلیل نجس ہو جاتا ہی اور زندہ
داخل ہونے کی صورت مین وہی تفصیل ہی جسطرف ہم ابھی اشارہ کر چکے ہین یہ
سب مذکور آب قلیل کے واسطے ہی ورنہ آب کثیر جو ایک جانب کی تحریک سے
دوسری جانب متحرک نہو کہ اوسکی تقدیر علمای متاخرین نے دہ دردہ کے ساتھ

غیر جاری ۱۲ ہلانا ۱۲

کی ہی سو وہ تو کسی جانور کے مرنے اور سڑنے اور پھٹنے اور پھولنے اور زندہ داخل ہونے سے
خواہ وہ جانور نجس العین ہو خواہ نہین مائی المولد ہو یا غیر مائی المولد دموی ہو یا غیر دموی
جبتک کہ اوسکے اوصاف ثلاثۂ مذکورہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کی وجہ
سے فرق نہ آوے نجس نہوگا اور جب فرق آجاویگا تو البتہ نجس ہو جائیگا اور اگر کوئی
شی طاہر مثل خاک اور زعفران اور صابون اور اُشنان اور شکر اور گل سرخ وغیرہ کے
آب قلیل مین واقع ہووے اور ملے تو اوسکا حکم بعینہ وہی ہی جو آب کثیر مین واقع
ہونے سے مع وجود شرائط ثلاثۂ مذکورۂ انجا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جبتک کہ پانی مقید
اور اشیاے طاہرہ سے مغلوب نہوگا اور اوسکا نام اور تپلاپن اور بہنا زائل نہوگا
وضو اور غسل سب اوس سے جائز ہی مثل پانی بارش اور دریا اور چشمے اور حوض
اور تالاب اور نہر اور کنوین وغیرہ کے کہ پانی ان سب کا مطلق ہی یعنی اپنے پیدائشی
اوصاف پر ہی سبزے کا جمانے والا تشنگی کا دفع کرنے والا مقید نہین ہوا ہی کسی
قید کے ساتھ کہ ان سبکو پانی ہی کہتے ہین اور کسی نام سے نہین بولتے اور نہ رنگ
ہوا ہی کہ کوئی چیز دوسری اوسپر غالب ہوئی ہو اور رقیق اور بہنے والا ہی اور پانی برف
اور اولے کا جب رقیق اور بہنے والا ہو تو اوس سے بھی وضو جائز ہی کیونکہ برف
اور اولا پانی ہی ہی کہ فقط جم جانے سے برف اور اولا اوسکا نام ہو کر مقید ہو گیا کہ وضو
اوس سے ممکن بھی نہین اور جائز بھی نہین اور جب رقیق اور تپلا ہو گیا پھر مطلق کا اطلاق
اوسپر آگیا وضو کرنا اوس سے جائز ہو گیا اور جب پانی مقید اور مغلوب ہو گیا

خواہ مغلوب ہونا اوسکا پکانے کی وجہ سے ہو مثل شوربے کے کہ پکنے کے سبب سے
نام پانی کا بدل گیا اور نام اوسکا شوربا ہوگیا اور خواہ مغلوب ہونا اوسکا اجزا کے
اعتبار سے ہو جیسے کہ گلاب آب مین اسقدر زیادہ ملجاوے کہ آب کا نام زائل ہو کر
گلاب کا نام پیدا ہوا ایسے ہی سرکہ اور رس اور شربت اور عرق اور نبیذ تمر اور رنگ
زعفران کا بھی حال ہی کہ جملہ آبہاے مذکورہ مغلوب و رمقید ہین وضوا ور غسل انسے
جائز نہین ہی ہان کپڑے وغیرہ کی نجاست دور کرنا ہمارے امام والامقام کے نزدیک
انسے جائز ہی اور جو رس ورعرق کہ شجر یا ثمر سے نچوڑا گیا اوسکا حکم تو بالاتفاق وہی ہی
جو مذکور ہوا مگر جو رس اور عرق کہ خود بخود اشجار اور اثمار سے مترشح ہوا اور ٹپکا تو اسمین
اختلاف ہی اکثر کہتے ہین کہ اس سے وضوا ور غسل جائز ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسسے
بھی وضوا ور غسل جائز نہین اور طہارت کپڑے وغیرہ کی تو شیخین کے نزدیک اس سے
اور کل وس طرح سے ہر چیز جائز ہی جو رقیق اور روان اور دور کرنے والی جرم نجاست
کی ہو مثل سرکے اور گلاب اور شیر وغیرہ کے بخلاف شہد اور روغن کے کہ انسے
جائز نہین اس سبب سے کہ بوجہ دہنیت کے انسے نجاست کا زائل ہونا کیا معنی و بطی
الزوال ہوجاتا ہی **مسألہ** ہرچند کہ تھوڑی ہی نجاست سے آب قلیل باوجودیکہ
اوسمین اثر نجاست کا ظاہر نہو نجس ہوجاتا ہی معہذا حوض کو چک جو بستی مین یا
باہر بستی کے واقع ہی اور چشمہاے خردہ دردہ کم جو اکثر دشت و صحرا مین جابجا بارش
کے پانی سے بھرے ہوتے ہین تو اوس پانی کو استعمال مین لانا باوجودیکہ احتمال

وقوع نجاست کا بھی ہو جائز ہی اوسی قاعدے سے جو اوپر بیان ہو چکا ہی کہ اصل
اشیا مین طہارت ہی شک اور گمان سے زائل نہین ہوتی ہان اگر تیقن ہو وقوع
نجاست کا کسی علامت یا قرینے سے تو اوس وقت مین البتہ استعمال جائز نہوگا

مسئلہ بارش مین راستے کی چھینٹین جو بدن اور کپڑے پر پڑتی ہین تو اگر ناپاک جگہ
کی ہین تو ناپاک ہین مقدار درہم کا اعتبار ہوگا اور اگر چھوٹی ہین سر سوزن کے برابر تو
(سوئی کے سرے کے برابر ۱۲)
اگر درہم سے زیادہ بھی ہون عفو ہین اور اگر وہ چھینٹین پاک جگہ کی ہین تو ظاہر ہی کہ
پاک ہین اور اگر جاے مشکوک کی ہین تو ازانجا کہ اصل اشیا مین طہارت ہی لہذا اونکے
(جسمین شک ہو ۱۲)
واسطے حکم طہارت کا دیا جائیگا

مسئلہ آب مستعمل اصطلاح فقہ مین اوس پانی کو کہتے ہین
جو واسطے حصول ثواب یا دور ہونے حدث اصغر یا اکبر کے صرف کیا جاوے یعنی کوئی
شخص بے وضو یا وہ شخص جسکو غسل کی احتیاج ہی پانی کو اپنے وضو اور غسل مین استعمال
کرے یا یہ کہ کوئی شخص باوضو اور غسل کردہ ہی مگر ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو یا غسل
(کیا ہوا ۱۲)
کرتا ہی سو یہ پانی جو اس طریق پر صرف ہوا ہی مستعمل ہی فتویٰ اسپر ہی کہ یہ پانی طاہر غیر مطہر ہی
یعنی خود تو پاک ہی مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نہین ہی اس سے وضو اور غسل کرنا
جائز نہین مگر نجاست ظاہری مثل بول و براز کے دور کرنا بقول قوی جائز ہی سو یہ
(نجس ; پیشاب ۱۲ ; پاخانہ ۱۲)
پانی اگر آب مطلق طاہر کے ساتھ ملا تو تخمین کرنا چاہیے اگر آب مستعمل وزن کے اعتبار سے
(اندازہ ۱۲)
آب مطلق سے کم ہی تو وضو اور غسل اوس سے جائز ہی اور اگر آب مستعمل آب مطلق سے زیادہ
ہی یا برابر ہی دونون صورت مین وضو و غسل اوس سے جائز نہین وعلی ہذا القیاس حیاض
(اور اسی قیاس پر ۱۲ ; جمع حوض)

راستے کی بارش کی چھینٹون کا بیان

آب مستعمل کا بیان

نجاست ظاہری آب مستعمل سے دور کرنا جائز ہی

صغیرہ اور عیون قصیرہ مین وضو کرنا جائز ہی جبتک کہ زیادہ ہونا آب مستعمل کا آب مطلق
سے یا برابر ہونا اوسکا ساتھ اسکے معلوم نہو اور جب زیادہ ہوتا یا برابر ہونا متیقن ہو جاویگا
تو وضو کرنا اوسمین جائز نہین ہی بخلاف آب کثیر کے کہ اوسکا حکم اوپر مذکور ہو چکا مسئلہ
کنوین سے پانی کھینچکر سقایہ مین بھر اگیا اور سقایہ سے خم مین اور خم سے سبو مین اور سبو
سے لوٹے مین بعد ازان ظروف مذکورہ مین سے کسی مین کوئی جانور مردہ یا بوسیدہ
جس سے پانی ناپاک ہو جاتا ہی یا کوئی اور چیز نجس پائی گئی تو اس صورت مین وہی
ظرف اور مظروف یعنی وہی برتن اور پانی نجس ہوگا جسمین وہ نجاست پائی گئی ہی
دوسرا برتن اور پانی نجس نہوگا مثلاً اگر نجاست لوٹے مین پائی گئی تو لوٹا اور جو پانی
کہ اوسمین تھا نجس ہوا اس گمان سے کہ پانی اوپر سے آیا ہی چاہ اور سقایہ اور خم اور
سبو کے واسطے نجاست کا حکم ندیا جائیگا ہان اگر کسی علامت اور قرینے سے تیقن
ہو جاوے اس بات کا کہ فلان مقام سے نجاست آئی ہی تو اوس مقام کے واسطے
بھی نجاست کا حکم ہوگا مسئلہ آب قلیل جسکی تعریف اوپر مذکور ہوئی خم یا سبو یا اور
کسی ظرف مین واقع ہی اوسمین کسی شخص نے پانی نکالنے یا کوزہ جو اوسمین گر گیا
تھا اوسکے نکالنے کے واسطے یا اس قسم کی اور کسی ضرورت کے واسطے ہاتھ جو نجاست
ظاہری سے مثل بول و براز کے ملوث نہ تھا ڈالا اگرچہ کہنی تک یا زیادہ بھی پہونچا دیا
ہو یا خود اوس ظرف کلان کے اوٹھانے کے واسطے ہاتھ اندر کی جانب لگایا اور وہ
ظرف لبریز تھا اسکا ہاتھ پانی مین داخل ہوا ان سب صورتون مین وہ پانی نجس کیا

مستعمل بھی نہوگا اگرچہ وہ شخص کافر یا لڑکا یا بے وضو یا غسل کی احتیاج والا ہو یا آن
اگر ہاتھ اس واسطے ڈالا ہو کہ اوسی ظرف کے اندر دھووے اور حدث اور جنابت سے
طاہر کرے تو اس صورت مین بھی اوسی قدر پانی مستعمل ہوگا جتنے کے ساتھ
اسکا ہاتھ ملاقی اور متصل ہوا ہو باقی اور پانی مستعمل نہوگا پس اگر جو پانی کہ اسکے ہاتھ سے
متصل نہین ہوا ہو زیادہ ہو اوس سے جو متصل ہوا ہو تو اس ظرف کے پانی سے وضو
اور غسل جائز ہو اور اگر غیر متصل متصل سے زیادہ نہین ہو تو وضو اور غسل بھی جائز نہین ہو

بیان آب قلیل کا بھی کچھ ذکر قلیل ہو چکا اب سمجھنا چاہیے اس بات کو کہ جب آب
قلیل وقوع نجاست سے نجس ہوگیا تو اگر وہ آب قلیل سواے چاہ صغیر اور چشمہ خرد کے
اور کسی ظرف مین ہو مثل حوض کوچک کے جو دہ در دہ سے کم ہو اور مثل خم اور سبو وغیرہ کے
تو اوسکا تمام پانی دور کرنا واجب ہو چاہے جس نجاست سے وہ نجس ہوگیا ہو اور اگر وہ آب
قلیل چاہ صغیر یا چشمہ خرد مین ہو تو اوسکا پانی نکالنے کے واسطے نجاست کی قلت اور
کثرت کا اعتبار کرکے شارع علیہ السلام نے تفصیل بیان فرمائی ہو مثلاً اگر کوئی جانور
چھوٹا مانند موش کے مرا ہوا کنوین سے نکلے تو بیس ڈول نکالنے کے واسطے ارشاد
کیا ہو اور اگر کوئی جانور برابر کبوتر کے مردہ چاہ سے نکلے تو چالیس ڈول کھینچنے کا
حکم دیا ہو وعلی ہذا القیاس جسکا ذکر بتفصیل آگے آویگا چاہ صغیر اور چشمہ خرد کے پانی کو
دوسرے ظروف کے مثل علی الاطلاق ہر نجاست سے تمام نکالنے کا حکم باوجودیکہ یہ بھی
آب قلیل مین داخل ہین نہ فرمایا اسواسطے کہ انمین او بوجہ منافذ یعنی سوتون سکے

کہ پانی اندرون زمین سے اوپر آیا کرتا ہی ایک قسم کا جریان بھی ہی اور چونکہ استعمال
پانی کا اکثر مواضع مین انھین دونون سے کہ بسبب منفذ کے محل آمد آب ہین ہوا کرتا ہی
علی الاطلاق اگر تمام پانی نکالنے کا حکم دیا جاتا تو بندگان خدا پر تنگی لازم آتی بلکہ جو لوگ
نافہمی کی وجہ سے کہتے ہین کہ جب سب پانی کسی نجاست کے وقوع سے نجس ہو گیا
تو فقط بیس ڈول نکالنے سے باقی پانی کس طرح طاہر ہو جائیگا اونکو بھی ہری بولنا پڑتا
اور حال یہ ہی یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اللّٰہ لا اِلٰہ غیرہٗ نے تمہارے
واسطے آسانی رکھی ہی دشواری نہین رکھی بخلاف حوض کوچک اور خم اور سبو وغیرہ کے
کہ یہ بسبب نہونے منفذ کے محل آمد آب تو ہین ہی نہین انکے تمام پانی نکالنے مین مخلوق خالق
پر چندان حرج نہین ہی اور حرج اور تنگی کی وجہ سے بالکل چھوڑ بھی نہین دیا کہ کوئی
نجاست پڑے کچھ نکالنا ضرور ہی نہین ورنہ جیسا کہ اودھر افراط تھا ادھر تفریط لازم
آتی لہذا بمصداق خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا کے اوس مورد یٰسین و طٰہٰ نے اپنی امت
محبوبہ کو بحکم قادر قوی میانہ روی تعلیم فرمائی اور جیسا کہ طبیب شفیق اوس شخص کو جسکا
تمام خون فاسد ہو گیا ہی مناسب حال خون نکالنے کا حکم دیتا ہی ویسا ہی ہمارے ترنگ مسیحا
نے بیماران مرض ضعف و نقاہت کے سر پر حسب حال بار تکلیف رکھا ہی ہمکو چاہیے کہ چون
و چرا کو دخل نہ دیکر اوسکے فرمان واجب الاذعان کی طرف تہ دل سے گوش ہوش
کرین اور دوائے تلخ اوس حکیم کائنات کے ہاتھ سے بہتر از قند و نبات و بہتر از
آب حیات سمجھکر نوش کرین ؎ تلخ بر سر چہ آید ز دست حبیب * نہ بیمار دانا تر ست از طبیب

متن شرح وقایہ قولہ بئر وقع فیھا نجس ح یعنی جب کنوئین مین واقع ہوئی
ناپاکی قلیل ہو یا کثیر غلیظہ ہو یا خفیفہ سواے اون نجاسات کے جو واسطے دفع حرج
اور عموم بلویٰ کے مستثنے ہین تمام پانی اوسکا نکالنا چاہیے اگر ممکن ہو ورنہ نکالنا
اوسقدر کا کہ بالفعل موجود ہی فرض ہی۔ معلوم ہو کہ ہر چند قولین مذکورین مفتی بہ
اور شامل اوپر احتیاط کے ہین مگر فتویٰ امام محمد صاحب کے قول پر بھی ہی جو آگے آتا ہی
یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوبًا اور تین سو ڈول نکالنا استحبابًا اور یہی قول آسان
ہی واسطے خلق اللہ کے واضح ہو کہ وہ نجاسات جو واسطے دفع حرج کے
مستثنے ہین چار ہین ایک خثی بکسر اول وسکون مثلثہ بمعنی سرگین گاؤ وجاموس
جسکو ہندی مین گوبر کہتے ہین۔ و بفتح اول وسکون ثانی مصدر ہی بمعنی سرگین کرنا
اونکا و بفتح اول و کسر ثاے مثلثہ بھی ایک لغت ہی سرگین گاؤ کے معنی مین آور اخثا
بالفتح جمع اوسکی ہی دوسری روثہ بفتح اول وسکون ثانی و ثاے مثلثہ
بھی مفتوح اور آخر مین تاے وحدۃ بمعنی سرگین اسپ و خر و خچر جسکو ہندی مین لید
کہتے ہین آور روث بفتح اول وسکون ثانی و مثلثہ موقوف جمع ہی روثہ مذکورہ کی
اور مصدر بھی ہی لید کرنے کے معنی مین آور ہر چند کہ اصل مین روث کے معنی لید
کے ہین مگر عرب مین اسکا اطلاق خثی پر بھی آتا ہی جسکے معنی گوبر کے ہین نہ برعکس یعنی
خثی کا اطلاق روث پر نہین آتا تیسری بعرۃ بفتح باے موحدہ وسکون عین
مہملہ و راے مہملہ مفتوح اور آخر مین تاے وحدت بمعنی سرگین شتر و گوسفند و آہو

وموش وغیرہ جسکو فارسی مین پُشک بکسر باے فارسی وضم آن نیز وسکون شین معجمہ جسکو ہندی مین مینگنی کہتے ہین اور جمع اوسکی اَبعار بفتح اول اور مصدر اوسکا بعر بفتح اول وسکون ثانی ہی سرگین افگندن شتر کے معنی مین چوتھی خرء بضم خاے معجمہ وکسر آن نیز وسکون راے مہملہ اور آخر مین ہمزہ بصورت واو بمعنی سرگین طیور اور جمع اوسکی خُرُوء ہی بروزن جنود اور خرء بالفتح مصدر ہی بیخال کرنے کے معنی مین جسکو ذرق بفتح ذال معجمہ وسکون راے مہملہ اور آخر مین قاف بھی کہتے ہین اور یہ مصدر بھی ہی سرگین انداختن مرغ کے معنی مین جسکو فارسی مین بیخال اور ہندی مین بیٹ کہتے ہین **بیان** اسکا بروجہ اجمال یہ ہی کہ بیخال طیور کی خواہ وہ طیور ماکول اللحم ہون خواہ غیر ماکول اللحم سواے ماکیان اور بط اور مرغابی کے کہ انکی بیخال سے کنوان نجس ہوجاتا ہی چاہ کو نجس نہین کرتی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر جبتک کہ پانی کے رنگ اور بو اور مزے کو متغیر نکردے واسطے دفع حرج کے کہ حفاظت چاہ کی بیخال طیور فوق السما سے دشوار ہی وعلیہ الفتوی اور جو بعض علما نے عدم نجاست چاہ کو ساتھ قلت بیخال کے مشروط کیا اور مقدار قلت اور کثرت کی نہ بیان کی ففیہ مافیہ اور مینگنی شتر اور گوسفند کی اگر خشک اور سلم ہو دو تک چاہ اور شیر مین اگر دوھنے کے وقت پڑجاوے بشرطیکہ رنگ اوسکا شیر مین نہ آیا ہو بالاتفاق نجس نہین کرتی اور اگر تین ہون یا تر ہون یا منکسر یعنی شکستہ ہون تو ان صورتون مین اختلاف ہی بعضے علما کے نزدیک کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک جب تک کہ

دیکھنے والا اوسکو قلیل سمجھیگا کنوان نجس ہوگا گو ابعار باعتبار شمار کے زیادہ بھی ہون
اور جب دیکھنے والا الصحیح الفہم اوسکو کثیر جانیگا کنوان نجس ہوجاویگا اگرچہ وہ من حیث
عدد کے کم ہون اسپر فتویٰ ہی اور تر اور شکستہ سے بھی مثل خشک اور بستہ کے بعض علما
کے نزدیک کنوان نجس نہین ہوتا عموم بلوے کی وجہ سے اسکو صحیح کہا ہی اور روث
اور خثی اگر قلیل بمقدار بعر تین اور بستہ اور خشک ہو تو مثل بعر تین کے چاہ کو نجس
نکریگا اور اگر زیادہ یا شکستہ یا تر ہو تو اس صورت مین بھی وہی اختلاف ہی جو اوپر مذکور
ہوا کہ بعض علما کے نزدیک اوس سے کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک
قلت اور کثرت مین اعتبار قیاس ناظر کا کرکے قلیل سے حکم طہارت چاہ کا دینا چاہیے
اور کثیر سے حکم نجاست کا اور تر اور شکستہ مین لحاظ ضرورت اور عموم بلوے کا ہوگا
اگر چاہ میدان یا صحرا مین یا بستی ہنود مین واقع ہی کہ احتراز نجاسات مذکورہ سے
دشوار ہوتا ہی تو شکستہ اور تر سے بھی کنوان نجس نہوگا اور اگر چاہ اماکن محفوظہ مین واقع
ہی کہ احتراز ممکن ہی تو احتیاط کرنا ضرور ہی اور رد وہ جو بعض نے چاہہاے اماکن محفوظہ اور
غیر محفوظہ کو حکم برابری کا دیا ہی فلا یخفی علی الفطن ما یرد علیہ کذا قال
استاذنا العلام مولانا المولوی محمد سکندر علی خانصاحب نصیوری عم فیضہ اور قی جو منہ
بھر نہو اور کہو اور ریب جو مخرج سے بہا نہو اور جو چیز وضو کو نہ توڑے چاہ کو نجس
نہین کرتی ہی اور نجاسات مذکورہ کے سوا اور جو نجاست چاہ مین گرے اگرچہ
ایک قطرہ پیشاب یا خون یا شراب کا ہو نجاست مغلظہ ہو یا مخففہ یا جو نا پاک مستعمل گرے

مینگنیان ۱۲ مینگنی ۱۲ جسکی سمجھ درست ہو ۱۲ بہت ۱۲ گنتی کی حیثیت سے ۱۲ لید ۱۲ گوبر ۱۲ دو مینگنی ۱۲ دو مینگنی ۱۲ تھوڑا ۱۲ دیکھنے والا ۱۲ زیادتی ۱۲ کمی ۱۲ بہت ۱۲ عام ہونا بلا کا ۱۲ جنگل ۱۲ پرہیز ۱۲ مکانات نگاہ رکھے ہوئے ۱۲ بہت جاننے والے ۱۲ جن نجاسات کا ذکر اوپر ہوا ۱۲

چاہ کو نجس کردے پھر اوسوقت مین طہارت کے واسطے وہی حکم ہی جو اوپر مذکور
ہو چکا یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوبًا اور تین سو استحبابًا اور اگر غبار نجس کنوئین
مین گرے یا پیشاب کسی جانور کا ہو باریک باریک چھینٹون سے بقدر سر سوزن
کے چاہ مین داقع ہو کنوان نجس نہوگا **قوله اَوْ مَاتَ فِيهَا حَيَوَانٌ وَانْتَفَخَ
اَوْ تَفَسَّخَ** ح یا مر اکنوئین مین کوئی جانور اور پھول گیا یا پھٹ گیا یا اوسکے بال
جھڑ گئے یا کوئی جانور باہر کنوئین کے مرا اور پھول یا پھٹ گیا یا اوسکے
بال جھڑ گئے اور بعد ازان کنوئین مین گرا یا کوئی جانور خشکی والا جسمین خون
سائل ہوتا ہی سو کھا ہوا کنوئین مین گرا توان صورتون مین بھی طہارت چاہ کے
واسطے وہی حکم دو سو ڈول کا ہی تین سو تک وہ جانور خواہ خرد ہو خواہ کلان
ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول پانی کے رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہین
اور اگر کوئی جانور مائی المولد ہی یعنی وہ جانور جسکی پیدایش پانی مین ہوتی ہی مثل
ماہی اور غوک بحری کے جسکی انگلیون کے درمیان مین مانند بط کے پردہ
ہوتا ہی جھلی کا یا وہ جانور ہی جسمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہو جیسے چلپاسہ
خرد جسکو ہندی مین چھپکلی اور بشتویا اور بچھتیا کہتے ہین یا جیسے کژدم یا مار صغیر
دریائی کہ انمین بھی دم سائل نہین ہوتا ہی اگر انمین سے کوئی جانور چاہ مین مرا اور
سڑ گیا تو پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا
ہو کنوان ناپاک نہوگا ہان اگر اس خیال سے کہ چلپاسہ وغیرہ مین زہر ہوتا ہی پانی

سے احتراز کرین تو بہتر ہی وبہین لحاظ واسطے دفع زہر کے اگرچہ چند ڈول نکال
ڈالین مناسب ہوگا اور اگر جانوران مائی المولد مثل غوک کے اور حیوانات
غیر دموی مثل چلپاسہ کے کہ جنکا کھانا حرام ہی پانی مین ریزہ ریزہ ہوگئے
تو غسل اور وضو کرنا اوس سے درست ہی مگر پینے کے واسطے مکروہ
تحریمی لکھا ہی نہ بوجہ نجاست کے بلکہ اوسکے گوشت کی حرمت کے سبب
سے کہ اجزا اوسکے پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین بخلاف ماہی کے
کہ وہ اگر پارہ پارہ بھی ہو جاوے تاہم پانی کا پینا حرام اور مکروہ
اسکا گوشت پاک بھی ہی اور حلال بھی ہی ہان ماہی طافی ذات چاہ
ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعض علما نے حکم مینڈک کا دیکر اوسکے
پانی کے پینے کو مکروہ تحریمی لکھا ہی اس وجہ سے کہ اوسکا کھانا
بھی حرام ہی پس اس صورت مین اجزاے منتشرہ غوک وغیرہ
کو مع آب مخلوط بقدر امکان خارج کر کے پینے کے واسطے
بھی مباح اور درست کرنا چاہیے یعنی جہانتک حد امکان مین ہو پانی کو نکالنا چاہیے
کہ اوسکے سب اجزا اور وہ پانی جو ساتھ اجزا کے باہم مخلوط ہوگیا
ہی بگمان غالب نکل جاوے اور قلب کو اطمینان ہو جاوے اور شبہہ پانی کی
کراہت کا نہ باقی رہے اور لفظ امکان کا اسواسطے لکھا کہ جب پانی کا نکالنا حد امکان سے
باہر ہو یا حد امکان مین ہو لیکن کسی وجہ سے پانی کا نکالنا متعذر اور دشوار سمجھا جاوے تو اوسوقت مین

پینے کے واسطے بھی جائز اور مباح قرار دیا جاویگا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ **قولہ** اَوْ مَاتَ فِیْهَا اٰدَمِیٌّ اَوْ شَاۃٌ اَوْ کَلْبٌ ح یا مر اکنوئین مین آدمی یا بکری یا کُتّا ای عزیز معلوم کر کہ جانور کا کنوئین مین گر کر باہر نکلنا تین حال سے خالی نہین ہی یا تو زندہ ہی نکلیگا یا مردہ نکلیگا یا سڑا ہوا اور پھولا ہوا نکلیگا تیسری صورت کا تو بیان ہو چکا اب دوسری صورت کا بیان یہ ہی کہ اگر جانور مردہ چاہ سے نکلا تو دیکھنا چاہیے کہ باعتبار جسمیت اور جُثّے کے بڑا ہی بقدر آدمی اور بکری اور کتے اور بلّی کے یا متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی کے یا چھوٹا ہی برابر چوہے اور چھچھوندر اور کنجشک کے پس اگر جثے مین بڑا ہی مثل کتے اور بلّی اور بڑی لبط وغیرہ کے یا بڑے جانورون کا بچہ ہی اگرچہ ساقط حمل ہو تو دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک یعنی دو سو ڈول نکالنا واجب ہی اور تین سو نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی وغیرہ کے یا متوسط جانورون کا بچہ ہی خواہ وہ جانور حرام ہو یا حلال تو چالیس ڈول نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مثل موش اور کنجشک وغیرہ کے تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر چوہے کی دم کٹ کر کنوئین مین گرے تو بوجہ خون کے جو اوسمین بھرا ہوا ہی دو سو ڈول نکالنا واجب ہوگا اور دو جانور متوسط تک وہی حکم چالیس ڈول کا ہی ساٹھ تک اور تین جانور متوسط کا حکم ایک جانور کلان کا ہی یعنی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ایسا ہی دو جانور خرد تک وہی حکم بیس ڈول نکالنے کا ہی تیس تک اور تین جانور

خرد کا حکم ایک جانور متوسط کا ہے یعنی چالیس ڈول نکالنا چاہیے ساٹھ تک معلوم
ہو کہ بلّی کو جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہٗ نے مالابد منہ مین جانوران
کلان مین قرار دیا ہے اور شامی اور طحطاوی اور فتح القدیر اور در مختار اور ہدایہ اور
قاضیخان اور عالمگیری اور کبیری اور کنز اور بحر الرائق مین جانوران متوسط مین
لکھا ہے اور از انجا کہ جناب قاضی صاحب موصوف کا کلام مشتمل و پر احتیاط کے ہے
لہذا اس مقام پر بھی جانوران کلان مین شمار کیا اور قطع نظر اسکے در صورت اتباع
کتب مذکورہ کے نیم ملا مالابد منہ والے کو موجب وحشت کا ہوتا کہ یہ مالابد منہ کے خلاف
لکھا لہذا ایسے شخص کو چاہیے کہ اگر کہین اس رسالے مین خلاف رسائل فارسی
اور اُردو کے پاوے تو تمام کتب مذکورہ بالا کی طرف رجوع کرے کتب مذکورہ بالا
مین سے ایک دو کتاب پر اکتفا نکرے یا کسی مولوی سے کہے کہ ان کتابون مین دیکھکر
اوسکی تفہیم کر دے دوسری صورت کا بھی بیان ہو چکا اب پہلی صورت کا بیان
سُننا چاہیے کہ اگر جانور زندہ کنوئین سے نکلا تو دیکھنا چاہیے اگر وہ جانور نجس العین
ہے یعنی سُور ہے تو خواہ اوسکا منہ پانی مین داخل ہوا ہو یا جدا رہا ہو دونون صورتون
مین کنوان نجس ہو جائیگا دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ہر چند کہ کُتے
کے نجس العین ہونے پر فتوی نہین ہے مگر اس مسائلے مین یہی حکم رکھتا ہے یعنی خواہ
مُنہ کُتے کا پانی مین داخل ہو یا نہین بہر صورت کنوان نجس ہو جاویگا دو سو یا تین
سو ڈول نکال کے طاہر کرنا چاہیے کذا فی الکبیری اگرچہ صاحب در مختار نے در صورت

منہ نہ داخل ہونے کے طہارت چاہ کا حکم دیا ہی مگر قول کبیری کا کبیر معلوم ہوتا ہی (بڑا اور معتبر ۱۲)
اور اگر وہ جانور نجس العین نہین ہی تو دیکھنا چاہیے کہ اوسکا منہ پانی مین داخل ہوا
یا جدا رہا اگر اوسکا منہ پانی مین داخل ہوا تو اوسوقت مین اوسکے پس خوردہ اور
جھوٹے کو دیکھنا چاہیے اور پس خوردہ کا حکم ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آخر مین بیان کرینگے
پس اگر پس خوردہ اوسکا پاک ہی تو پانی بھی پاک ہی اور اگر پس خوردہ اوسکا نجس ہی
تو پانی بھی نجس ہی وہی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور اگر پس خوردہ
اوسکا مکروہ ہی یا مشکوک ہی تو ان دونون صورتون مین کچھ نکالنا واجب نہین ہان
دس بیس ڈول نکالنا دونون صورتون مین مستحب لکھا ہی اور وہ جو مشکوک کی
حالت مین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تمام پانی کا نکالنا فتاواے قاضیخان وغیرہ
مین مروی ہی تو محمول اوپر استحباب کے ہی نہ وجوب کے کما لا یخفی علی المتبحر الالمعی اور
(منقول ۱۲ — قیاس کیا گیا ۱۲ — مستحب ہونا ۱۲ — واجب ہونا ۱۲)
اگر منہ اوسکا پانی سے جدا رہا اور اوسکے بدن پر کوئی ناپاکی نہین تھی تو اگرچہ جھوٹا
اوسکا نجس ہو سواے سور اور کتے کے کہ انسے ہر کیف کنوان ناپاک ہو جاتا ہی کنوئین
(ہر صورت مین ۱۲)
کو نجس نہ کریگا مگر چونکہ اوسکے منہ کا پانی مین داخل ہونا یا جدا رہنا اکثر غیر محقق اور
نامعلوم رہتا ہی بلکہ گمان غالب تو یہی ہوتا ہی کہ وقت گرنے کے منہ اوسکا پانی مین
داخل ہی ہو گیا ہوگا تو اس صورت مین احتیاطًا وہی حکم جاری کرنا چاہیے جو اوپر
مذکور ہو چکا یعنی اوسکے پس خوردے کا لحاظ کرکے درصورت مکروہ اور مشکوک
ہونے کے حکم دس ڈول نکالنے کا اور درصورت نجس ہونے کے حکم

و دوسو ڈول یا تین سو نکالنے کا دینا چاہیے واللہ سبحانہ اعلم قولہ المعتبر
اور اللہ پاک دانا تر ہے ۱۲
الدلو الوسطٰی اور معتبر ڈول درمیان کا ہے معلوم ہو کہ دلو وسط کی تعریف مین
اقوال مختلف ہین صحیح تر قول یہ ہے کہ جسمین ایک صاع پانی سماوے اور صاع لکھنؤ
کے قدیم سیر سے تخمیناً تین سیر کا ہوتا ہے پس نکالنا ڈولون کا اتنے بڑے ڈول سے
اعتبار کرنا چاہیے اور اگر ڈول بڑا یا چھوٹا ہو تو اسی ڈول کے حساب سے کم و بیش کر لین
مثلاً اگر دوسو ڈول نکالنے منظور ہین اور ڈول اتنا بڑا ہے کہ اوسمین چھ سیر پانی سماتا ہے
تو ایک سو ڈول نکالنا کافی ہے اور اگر ڈول اتنا چھوٹا ہے کہ اوسمین ڈیڑھ سیر پانی سماتا ہے
تو اس صورت مین چارسو ڈول نکالنے چاہیین اور اسی طریقے پر گھڑے اور ٹب کو بھی
قیاس کر لینا چاہیے اور کنوئین سے اکثر ڈول کا بھر کر نکلنا ایسا ہے کہ پورا بھر کر نکلے یعنی
یعنے نصف سے زیادہ بھرا ہو ۱۲
اگر تھوڑا سا خالی ڈول کنوئین سے نکلتا ہے تو خالی ہونے کے عوض شمار معین مین
مقرر ۱۲
زیادہ کرنے کی ضرورت نہین ہے اور پے در پے نکالنا بھی موافق قول مختار کے ضرور نہین
بہتر ۱۲
بلکہ اگر دوسو ڈول نکالنا منظور تھا اور اوسکو ہر روز ایک ایک ڈول نکالکر دوسو روز مین
پورا کیا تو دوسو روز کے بعد کنوان پاک ہو جائیگا اور واجب ہے نکالنا ڈولون کا بعد
نکالنے ناپاکی کے مگر جسوقت مین کہ نکالنا ناپاکی کا متعذر ہو مثل لکڑی یا اینٹ یا کپڑے
دشوار ۱۲
نجس کے کہ کنوئین مین گرنے کے بعد معلوم نہین ہوتا تو اوسوقت مین اگر قبل نکالنے
اوسکے ڈول نکال ڈالین گے تو بھی کنوان طاہر ہو جائیگا اور جب کنوان طاہر
ہو گیا تو اوسکی تبع سے رسی اور ڈول اور کنوئین کی جگت وغیرہ سب پاک ہو جائیگی
پیروی ۱۲

قولہ وقالا منذ وجد اور فرمایا صاحبین نے جسوقت سے کہ پایا جاوے جانور
اے عزیز معلوم کر کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہین کہ
جب کنوئین مین کوئی جانور مردہ یا بوسیدہ پایا جاوے یعنی کنوئین کے اندر پانی نکالتے
وقت دیکھا جاوے پس دیکھنے کے وقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی
جب جانور دیکھا گیا اور ہنوز اوسکی طہارت نہین کی گئی تھی کہ کسی محدث نے اوسکے پانی
کو وضو یا غسل مین استعمال کیا تو اس وضو یا غسل سے جو نماز پڑھی ہی اوسکا اعادہ کرنا
چاہیے اور جو کپڑے اور ظروف ناپاک کہ اوس پانی سے دہوئے ہون اونکو دوسرے
پانی سے طاہر کرنا چاہیے اور اوس پانی سے جو کھانا پکا ہی اوسکو نہ کھانا چاہیے بعض کے
نزدیک صاحبین کے اس قول پر بھی فتوی ہی مگر یہ اوس صورت مین ہی کہ جب پہلے
سے گرنے کی کوئی علامت اور نشانی نہ پائی گئی ہو اور اگر پہلے سے گرنے کی کوئی علامت
پائی گئی جیسے کہ پانی مین بدبو دو ایک روز پہلے سے آتی تھی اور پیچھے اوسکے جانور
بوسیدہ چاہ سے نکلا تو اس صورت مین امام صاحب کے قول کے موافق عمل کرنا ضرور
ہی امام صاحب کا قول یہ ہی کہ جب جانور کا گرنا چاہ مین معلوم ہوا تو ظاہر ہی کہ اوسیوقت
سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہوگا اور اگر گرنا معلوم نہین تو اگر مردہ جانور کنوئین سے نکلا
تو ایک شب اور ایک روز پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا اور اگر بوسیدہ یعنی
سڑا ہوا یا پھولا ہوا جانور چاہ سے نکلا تو تین روز اور تین رات پہلے سے کنوئین کی
ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی درصورت مردہ نکلنے کے ایک روز اور ایک شب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہیے

(حاشیہ: سڑا ہوا۱۲ — برتن۱۲ — پھر پڑھنا۱۲ — سڑا ہوا۱۲ کنوئین۱۲)

اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے کیا ہو اور اگر ظروف اور
برتن ۱۲
پارچہ وغیرہ نجس کو اس پانی سے پاک کیا ہو تو ان سبکو طاہر کرنا چاہیے اور جو وضو یا غسل بدون
کپڑا ۱۲
حدث کے اس پانی سے کیا ہو یا ظرف و پارچہ پاک اس پانی سے آلودہ ہوا ہو تو وہ ناپاک
نہین ہوتا اور درصورت جانور بوسیدہ نکلنے کے تین روز اور تین شب کی نماز کا اعادہ
کرنا چاہیے اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے
کیا ہو بخلاف قول صاحبین کے جو اوپر مذکور ہو چکا کہ اونکے نزدیک اگر جانور کے
گرنے کا وقت معلوم نہو تو کسی صورت مین ایک روز اور ایک شب یا تین روز
اور تین شب پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہرگز نہ دیا جائیگا یعنی ایک روز و شب
یا تین روز و شب کی نماز کا اعادہ کرنا یا ظروف اور پارچے کو دھونا ضرور نہین بلکہ جسوقت
کہ جانور کنوئین مین پایا گیا اوسیوقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا کیونکہ ہوسکتا
ہے کہ اسیوقت اس جانور مردہ یا بوسیدہ کو کسی جانور زندہ نے مار کر یا ہوا نے اوڑا کر
یا کسی طائر نے آسمان سے بالفعل چاہ مین گرا دیا ہو لہذا بعض علما نے واسطے
آسانی خلق اللہ کے اس قول صاحبین پر بھی فتوی دے دیا ہے بشرطیکہ پہلے سے
کوئی علامت گرنے کی مثل بدبو وغیرہ کے نہ پائی جاتی ہو ورنہ امام صاحب کے
قول پر جسکا ذکر ہو چکا عمل کرنا ضرور ہوگا اسی واسطے مناسب یہ ہے کہ جب پانی
مین بدبو متمیز ہوا اوسی وقت سے اوس پانی کے استعمال سے دست کش
معلوم ۱۲ ہاتھ کھینچکر ۱۲
ہو کر تفتیش کرنا چاہیے اگر نجاست یا کسی جانور مردہ یا بوسیدہ کی وجہ سے ہو
دریافت ۱۲

مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نرہا تو اوسکی تطہیر حاصل کرنے کے واسطے یعنی اسواسطے کہ وہ پانی دوسری چیز کو پاک کرنے والا بھی ہوجاوے نکالنا بیس یا پچیس ڈول کا کفایت کرتا ہی اور وہ وضو کرنے والا پاوضو اور غسل کرنے والا طاہر ہوگیا اور یہ نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور اگر کسی کے بدن پر ناپاکی ظاہری مثل پیشاب وغیرہ کے لگی ہو اور وہ کنوئین مین جاوے تو اگر اوسکو وضو اور غسل کی احتیاج بھی نہو تاہم سب کے نزدیک کنوان نجس ہوجائیگا دو سو ڈول یا تین سو نکال کے کنوئین کو طاہر کرنا چاہیے **قوله وَسُؤرُ الْآدَمِيِّ وَالْفَرَسِ وَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ** اور جھوٹھا آدمی کا اور گھوڑے کا اور اون جانورون کا جنکا گوشت حلال ہی پاک ہی یعنی جھوٹھا آدمی کا خواہ وہ مسلم ہو یا کافر مرد ہو یا عورت اگرچہ غسل کی احتیاج ہو یا عورت حیض اور نفاس سے ہو بہر صورت طاہر اور پاک ہی کیونکہ نجاست کافر کی اعتقادی ہی اوسکے کفر کی وجہ سے کچھ اوسکے منہ مین گوہ یا موت تو بھرا ہی نہین ہی ولہذا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو جو بطریق ایلچی گری کے آپکی خدمت مین حاضر ہوے تھے مسجد حرام مین ٹھہرایا اور شب باش کرایا ہی وعلیٰ ہذا القیاس نجاست بے غسل اور عورت حیض والی اور نفاس والی کی بھی معنوی ہی صوری اور ظاہری نہین ہی کہ پس خوردہ اوسکا ناپاک ہو اور جھوٹھا گھوڑے کا بھی پاک ہی اگرچہ گوشت اوسکا نزدیک امام صاحب کے ایک روایت مین مکروہ تحریمی ہی مگر کراہت اوسکی احترام کی وجہ سے ہی کہ جہاد مین بکار آمد ہوتا ہی نجاست کی وجہ

سے نہین لہذا جھوٹھا اوسکا مکروہ نہوا اور اسیطرح جھوٹھا اون جانورون کا جنمین دم
سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہی بلاکراہت پاک ہی اور ان سب کا جھوٹھا یعنی آدمی
کا اور گھوڑے کا اور جانوران ماکول اللحم اور جانوران غیر دموی کا یعنی اون جانورون
کا جنمین دم سائل نہین ہی بلاکراہت خود بھی پاک ہی اور دوسری چیزون کا پاک کرنیوالا
بھی ہی اور جھوٹھا خنزیر اور کتے کا اور تمام چوپائے درندون کا مثل شیر اور چیتے اور
بھیڑیے اور سیار وغیرہ کے سواے اہلی بلی کے کہ اوسکا حکم آگے آتا ہی نجس مغلظ
ہی۔ اور جھوٹھا اہلی بلی کا اور مرغی کوچہ گرد کا اور درندون طیور کا مثل شکرے اور
باز وغیرہ کے اور جانوران سواکن بیوت کا مثل چوہے اور چھچھوندر وغیرہ کے مکروہ
تنزیہی ہی دوسرا پانی پاک موجود ہونے کے وقت اور اگر دوسرا پانی پاک موجود
نہین ہی تو جھوٹھا ان جانورون کا مکروہ تنزیہی بھی نہین ہی۔ اور جھوٹھا خر اور خچر
کا بلاشک طاہر ہی مگر مطہر ہونا اوسکا مشکوک ہی یعنی اوسکی طہارت مین شک نہین
ہی یہانتک کہ اگر آب قلیل مین وہ گرے تو اگر اوس آب کے آدھے سے کم ہی تو اوس سے
وضو جائز ہی مثل آب مستعمل کے کہ وہ اگر آب مطلق قلیل مین پڑ جاوے تو اگر مستعمل
نصف مطلق سے کم ہی وضو جائز ہی ہان طہوریت اوسکی مشکوک ہی یعنی بذات خود
تو بلاشک طاہر ہی مگر شک اس امر مین ہی کہ دوسری چیز کو طاہر کرتا ہی یا نہین پس جب
دوسری چیز کے طاہر کرنے مین شک ہوا لہذا اگر آب مطلق طاہر غیر مشکوک موجود
نہو بجز پس خوردہ خر اور خچر کے تو چاہیے کہ اوس سے وضو کرے اور تیمم بھی کر لے

احتیاط کے واسطے اور قول مختار یہ ہو کہ اوسکو اختیار ہو چاہے وضو پہلے کرے یا تیمم
اور قول مولانا عبید اللہ صاحب شرح وقایہ کا رحمۃ اللہ علیہ جو بجرت ثم ذکر کیا سو وہ
بھی ایک قول صحیح ہو منجملہ اقوال متعددہ کے مشیر ہو طرف تقدیم وضو کے اور بیچ جمع کرنے
(چند قولون مین سے ۱۲ — اشارہ کرنے والا ۱۲ — مقدم کرنا)
درمیان وضو اور تیمم کے واسطے آب مشکوک کے ہو بخلاف آب مکروہ کے کہ جب غیر مکروہ
پانی نہ ملے تو اوس سے فقط وضو کرنا کفایت کرتا ہو ضرورت تیمم کی نہین ہو **قولہ**
والعرق معتبر بالسؤر اور پسینا اعتبار کیا گیا ہو ساتھ پس خوردہ کے یعنی
پسینے کا حکم جھوٹے کا سا ہو اگر جھوٹا پاک ہو تو پسینا بھی پاک ہو اور اگر جھوٹا نجس
ہو تو پسینا بھی نجس ہو اور اگر مکروہ ہو تو پسینا بھی مکروہ ہو اور اگر مشکوک ہو تو مشکوک ہو
کیونکہ جھوٹا مخلوط ہوتا ہو لعاب کے ساتھ اور لعاب و پسینا دونون پیدا ہوتے ہین ۱۲
گوشت سے لہذا (ظاہر ہوا ۱۲) پسینے کا حکم طہارت اور نجاست اور کراہت وغیرہ مین جھوٹے کے مثل ہوا
قولہ فَاِنْ عُدِمَ الْمَاءُ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح بِالْوُضُوْءِ بِهٖ
فقط ح یعنی اگر معدوم ہوا پانی سوائے نبیذ تمر کے فرمایا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
اوس سے وضو کرنے کو فقط ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ نبیذ بتقدیم نون
بر بای موحدہ اور آخر مین ذال معجمہ بروزن شہید مگر فارسی مین دال مہملہ کے ساتھ
پڑھنا بھی صحیح ہو اوس پانی کو کہتے ہین جو چھوہارے یا جو وغیرہ کو بھگو کر حاصل
کیا جاوے اور تمر بالفتح اسم جنس ہو خرمے اور چھوہارے کے معنی مین ایک ہو
یا زیادہ اور تمرۃ تاے وحدت کے آخر مفرد ہو ایک چھوہارے کے معنی مین الغرض

در بیان عرق یعنی پسینے کا بیان

در صورت نہ ہونے پانی کے سوائے نبیذ تمر کے وضو کرنا کیسا

ماتن متن وقایہ مولانا محمود تاج الشریعۃ نے لکھا کہ جب سواے پانی چھوہارے کے
اور پانی نہ ملے تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یہ ہی کہ اوس پانی سے وضو کرنے پہ
اکتفا کرے یعنی اوس پانی سے فقط وضو کرلے اور تیمم نکرے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ
علیہ کا فرمان یہ ہی کہ فقط تیمم کرے اور اوس پانی سے وضو نہ کرے اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہی کہ وضو اور تیمم دونون کرے سو شارح وقایہ مولانا عبید اللہ
صدر الشریعۃ نے شرح کی کہ یہ اختلاف اوسوقت مین ہی کہ جب چھوہارون کا پانی
شیرین اور رقیق مثل پانی کے بہنے والا ہی لیکن جسوقت کہ سخت اور تیز ہوگیا اور
نشہ دینے لگا تو پھر اوس سے وضو کرنا کسی کے نزدیک جائز نہین تم کلامہ
اور بحر الرائق مین یون ہی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع کیا ہی اپنے قول مذکور
سے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف یعنی پیچھے یہ فرمایا ہی کہ نبیذ تمر یعنی
شربت خرما سے وضو نکرنا چاہیے فقط تیمم کرنا چاہیے اسی پر فتوی ہی چنانچہ مولانا
محمد علاء الدین حصکفی صاحب درمختار نے بھی یہی تقریر کی ہی کہ تیمم مقدم کیا جائے
نبیذ تمر پر یعنی فقط تیمم متعین ہی بر مذہب مفتی بہ کیونکہ جب مجتہد نے رجوع کیا کسی قول
سے تو اوس قول پر عمل کرنا مقلد کو جائز نہین اگر کوئی شخص کہے کہ مقدم کیا جاوے
جو ترجمہ قول درمختار کا ہی اوسکی تفسیر متعین ہی کیسے ہو سکتی ہی ہم کہتے ہین کہ مقصود
اوسکا یہ ہی کہ تیمم مقدم کیا جاوے اور وضو نبیذ تمر سے مؤخر کیا جاوے جواب اوسکا
یہ ہی کہ تمھاری تقریر پر رجوع کامل امام صاحب کا اپنے قول سابق سے ثابت نہوگا

بلکہ اقرار اور اثبات قول سابق مع زیادت قول ثانی البتہ ثابت ہوگا اور وہ جو رجوع
ناقص ایک قسم کا تمھاری تقریر پر بھی نکلتا ہی سو وہ غیر معتبر ہی اور مقصود بیان رجوع کامل
امام صاحب کا ہی قول سابق سے بطریق نقض کے یعنی قول ثانی امام صاحب کا
نقیض ہی قول اول کا نہ ضد ضد جو تمھارے بیان سے ظاہر ہوتا ہی اور فرق درمیان
نقیض اور ضد اور نقیض نقیض اور ضد ضد اور نقیض ضد اور ضد نقیض کے جو ہی تم کو
معلوم ہوگا اور اگر نہ معلوم ہو تو کسی منطقی سے دریافت کر لینا ورنہ اگر ہم سے ملاقات
ہوگی تو ان شاء اللہ تعالی ہم تمھاری تسکین کر دینگے اور اگر تم ہٹ دھرمی کر کے جسکی
کوئی دوا ہی نہین ہی لا نسلم کہو گے تو ہم شاہدین عادلین ادلۂ عقلیہ اور براہین نقلیہ
کو اپنے مدعا پر گذرانکر پڑھین گے مصرع درجہل مرکب ابد الدہر بمانی ✽ اگر کسی کے
ذہن مین گذرے کہ تم تو کہہ چکے ہو کہ یہ رسالہ ہمنے عام فہم واسطے تعلیم باشندگان دیہات
کے لکھا ہی تو پھر اوسکو اس تقریر معقولی سے کیا علاقہ جو ایراد کر رہے ہو سو جواب اوسکا
یہ ہی کہ سیدھے اور سادے آدمیون کے واسطے تو ہم صاف صاف مسائل اوپر
مذکور کر چکے ہین اور وہ لوگ اعتراض کیون کرنے لگے جو اس قسم کا جواب پاوینگے
یہ تقریر تو واسطے اون لوگون کے ہی جو نفسانیت سے بحث اور مذاکرۂ لایعنی کو اپنی
نام آوری کا باعث جانکر واسطے تذلیل اور توہین بندگان خدا کے بے محل اعتراض
کر کے بمصداق قول مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ کے جسکا ترجمہ
یہ ہی چاہ کنندہ را چاہ در پیش دوسرون کے گرنے کے واسطے کنوان کھود کر وہ خود

کنوین مین گرکر رسوا اور ذلیل ہوتے ہین خصوصًا صاحب کسی مناظر سے اونکو سابقہ
پڑجاتا ہی تو وہ بعون اللہ سبحانہ اچھی طرح سے اونکے کان پکڑکر اوسی چاہ مین اونکو
غوطے دیتا ہی غرضکہ مسائل چاہ کے جو کہ کثیر الوقوع تھے واسطے افادہ برادران دینی
کے اس مقام پر لکھے گئے جس شخص کو مسائل نادر الوقوع کی ضرورت پڑے یا مسائل
حوض اور تالاب کا دریافت کرنا تحقیق علمی کے ساتھ منظور ہو تو اوسکو چاہیے کہ
ہماری شرح عربی کی طرف رجوع کرے کہ اوسمین ہمنے جملہ اقسام آب تحقیق صرفی و
نحوی منقولی و معقولی کے ساتھ بر وجہ تمام و کمال مصرح بیان کیے ہین ہٰذا ما اردناہ
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب

واضح ہو کہ اس قطرۂ بے ثبات نے رسالۂ آب حیات کو لکھکر اپنے اُستاد کامل جناب مولانا
واصل کی خدمت سراپا برکت مین پیش کیا کون استاد وہ جنکا نام نامی و اسم گرامی جناب
مولوی و منشی شیخ محمد علی صاحب طلیق رئیس قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور ادام اللہ
ابالیہا بالسرور نے بصنعت توشیح اس طریق پر استخراج فرمایا ہی آب لآلی الفاظ سے تاب
جواہر آبدار کو شرمایا ہی - نظم

ج	جانشین رسول جن و بشر	ن	نائب بارگاہ پیغمبر	ا	انس فزای ہر صغیر و کبیر
ب	باعث فرحت امیر و فقیر	م	مرجع طالبان علم و ہنر	و	وافی شائقان حسن سیر
ل	لعل رخشان کان عز و شرف	ا	آبروبخش جان عز و شرف	ن	نور سیمای مقبلان زمن

ا	افسر فرق سروران سخن	م	مخزن فضل و معدن عرفان	د	و آله ذکر ایزد دوجهان
ل	لائح گلشن فروع و اصول	و	والی ملک منطق و منقول	ی	یاسمین ریاض مجد و علا
م	مُنبت نونهال جود و سخا	ح	حامی رهروان شرع متین	م	ماحی رسمهای بدعت دین
د	دوحهٔ بوستان علم و حیا	س	سنبل گلستان صدق و صفا	ک	کنز معمور مایهٔ فطنت
ن	نغمه سنج غوامض حکمت	د	در تابان بحر جود و کرم	ر	رائض ابر نخش علوم
ع	عالم با عمل خجسته سیر	ل	لوذعی المعی هنرپرور	ی	یادگار زمانه در انشا
خ	خازن طرفه گنج معنیها	ا	اختر پرضیای چرخ جلال	ن	نیر اکبر سپهر کمال
ص	صائب الرای در امور علوم	ا	احسن الفکر در تمام فهوم	ج	جبر بی مثل در همه دانی
ب	بحر بیحد که نیستش ثانی	و	وارث ارث انبیای عظام	ا	اکرم جمع اولیای کرام
ص	صدر او خاتم فصوص حکم	ل	لوح دل سور فیض قدم	خ	خُلق چون مشک خلق چون خورشید
ا	آن نسیم این صباح یوم سعید	ل	لطف حق آنچنان بروی مبذول	ص	صید تیر دعاست مسئول
پ	پرورش یافت در نعیمش	و	واشده جمله مشکل از کرمش	ر	رحم یزدان گرفت دستش را
ی	یاوری کرد لاجرم هرجا	ع	عاشق حق و نیز معشوق ست	م	مثبت صدق و نیز مصدوقست
ف	فیضیاب از درش چه نیک و چه بد	ی	یم فیض ست بهر هر که رسد	ض	ضیمران ریاض احسان ست
ه	هر کسی زان بریده دامان ست		نام نامی او بطرز فصیح		حسن ایضاح یافت در توشیح

میفرستم کنون سلام علیک | ترزبانم بگفتن لبیک

مولانا و افضل ممدوح نے بعد ملاحظے کے اس کمترین کو بکلمات تحسین ممتاز فرمایا اور مصاریع کاملہ مین تواریخ تالیف بالسنہ مختلفہ استخراج فرما کر ارباب لیاقت کو ساغر نشاط پلایا

تاریخ عشر

در بحر رمل مثمن محذوف

نِعمَ اَجرِیٰ عَینَ فَیضٍ مولوی عبد الغفور
کیا خوب جاری کیا چشمہ فیض کا مولوی عبد الغفور نے

اَلّٰھُمَّ اَغسِل بِمَاءِ الفَضلِ عَنہُ السَّیِّاٰتِ
یا اللہ دھو ڈال ساتھ پانی بخشش کے اوس سے گناہوں کو

آخر الواصل لہٗ فی مصرعٍ مستکملٍ
تاریخ لکھی واصل نے وسطے اوسکے مصرعہ کامل مین

قد جریٰ حق الیقین الان ینبوع الحیات
تحقیق جاری ہوا یقیناً اب چشمہ حیات کا

ایضاً فارسی

مسدس محذوف

بانی این چشمہ شیرین کام باد
از فیوض بحر جود ذو الجلال

گفت واصل سال این آب حیات
فیض جاری باد از نام نہال

ایضاً اردو

در بحر ہزج مثمن سالم

یہ آب زندگانی یا زلال نافع دین ہے
بہت فائق ہے یہ اور شربت حیوان ہے کم اس سے

کہا واصل نے آکر خضر نے تاریخ لکھا اسکی
یہ ہے وہ چشمہ اطیب سکندر بہرہ ور جس سے

پس ازان جناب واصل موصوف نے رسالہ ممدوحہ کو بخدمات فیضدرجات فضلای بمبئی علی الخصوص اپنے استاد و الامناقب مدرس اعلی مدرسہ محمدیہ بمبئی جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب کی نظر اکسیر اثر مین جنکا مرتبہ علیا اس تقریظ سے جو خود بدولت مولانا واصل نے اونکی بعض تصنیفات پر تلازم علم منطق مین لکھی تھی اور منطوق اعجاز سے زبان منطق کی ناطق کی تھی ظاہر ہے ارسال فرمایا۔

ہذا التقریظ قرظہ العالم اللبیب و الفاضل الادیب الفصیح الذی وجدت الفصاحۃ بفصاحتہ الاعزاز و البلیغ الذی بلغت بلاغتہ حد الاعجاز حسان الوقت و الزمان مولانا المولوی محمد سکندر علی خان المتخلص بالواصل لوصولہ الی ذروۃ الفضل و الکمال المتوطن بنجا الصفور لوفور خلوصہ فی العلوم و الاعمال رقاہ اللہ تعالی علی مراقی العز و الجلال و وقاہ عن کل شر فی الحال و المآل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا ربنا علی ما علمتنا من الحکم و الاحکام ۰ و لقنتنا ترتیب المقدمات لتنکشف علینا نظریات الاسلام ۰ و نصلی علی رسولک الذی صورت لہ تصویرات التصورات و التصدیقات ۰ لنبلغ بہا علی دقائق کلماتہ الذی فیہ الاشارات الغامضات و الایات ۰ و علی الہ الذین فرقوا کلیات الشک و الشرک عن الجزئی الحقیقی لاعلاء کلمۃ التوحید و علی اصحابہ الذین بذلوا نتائج اموالہم و انفسہم فی قضایا الشرائع لرفع بنیان التفرید ۰ اما بعد ان مولانا و مولی الفقہاء المحققین ۰ و استاذنا و استاذ الحکماء المدققین ۰ اشرف عبید اللہ ۰ الشہیر بعبید اللہ ۰ الذی کلامہ معرف لتصورات الفقہ و الکلام وقولہ قول شارح لمتن نظریات الاحکام ۰ برہانہ دلیل لاغویاء منہج تصدیقات المسائل ۰ و رسالتہ حجۃ للذین تفکروا فی فکریات الرسائل

دلالته للمستدلین علی مدلولاتِ المنقولات بالمطابقة بل رشادٌ
لِلمُستَرشِدِینَ الی کسبیّاتِ المشروعات کالاشراقیین بالمکاشفه ۔
ذهنه فی صفّائهٖ جزئیٌ وکلیٌّ لجزئیاتِ الشریعه ۔ وفکرہ جنسٌ لاجناسِ
العلوم کلها ونوعٌ لانواعِ الشریعة والطریقة ۔ وان کان بابُ المنقولاتِ
عَرَضًا عامًّا بین عام العلماء ولکن فصلَ المعقولات له خاصه ۔ وان کانتْ
اعیان الامکان راسخةً بغیرہ ولکن ابنیة الادیان به راصّه ۔ وغلقُ
قضایا الشرائع بحملیّتهٖ منفصله ۔ وان الصوابَ مع رأیه فی کل افتاء
متصله ۔ قَضِیّتُه امرُ الله واجبةٌ علیه وامرُهُ الخلقَ لطاعةِ الله موجبةٌ
وجزئیّةُ خطاءِ الفکر مسلوبةٌ عنه کلیةً وحکمُهُ انتاجَ الفساد عن
الخلق سالبه ۔ مَا مِنْ مُتنَاقِضَیْنِ تناقضا عندہٗ فی نقیضَیْنِ الّا و
رَفعَ التّناقُضَ مِن بَینِهِما ببراهینَ قاطعه ۔ وما مِنْ متنازعین تنازعا
فی منعکسینِ الا وجعلهما متفقَینِ بحججٍ ساطعه ۔ استقراؤہٗ فی استفتاء
الناس ۔ یُفیدُ الیقینَ کالقیاس ۔ وتمثیلُهٗ فی تدریسهم قطعًا یرفعُ
الالتباس ۔ استدلاله فی مسألةٍ بحال الجزئی علی الکلی ۔ کاستدلال
غیرہ فیها بحال الکلی علی الجزئی ۔ اِقترَنَ قیاسه الاقترانی مع الصدق
الکامل ۔ واستثنیٰ بالاستثنائی عن الخیال الباطل ۔ ما تفکر فی مسئلةٍ

صغریٰ الا ورتب لها صغری وکبری، وما رکبهما مرةً اولی، الا واخرج منهما
نتیجةً اخری، لا زالت مقدمات افاداته مرتبه، ودامت اشکال افاضاته
منتجه، قد صنف فی هذا الزمان رسالتین، بل صنع لبحر الفقه سفینتین،
لیستا بسفینتین بل هما بحران محیطان، فیهما للغواصین جواهر الادیان،
فیهما بالبداهة مسألة واحدة، ولمن تعمق فیهما مسائلُ متوافرة، کانهما
میزانان فی لسانین، تُوزنُ علیهما موزونات العلمین، ارید بهما المعقول
والمنقول، لکن زنتهما للبارعین من ارباب العقول، کل واحد منهما متفرد
فی ذاته لیس له الثانی، یشهد علی هذه المعانی علم المعانی، وما بلغ علی
هذه البلاغة لسان الانسان، یدل علی هذا البیان علم البیان،
فصاحته المطول من فصاحته مختصر، وبلاغة المختصر فی مقابلته محتقر،
فقراته مسجعة مع بدائع الترصیع، وکلماته مرصعة مع صنائع علم
البدیع، اداته من کمال رسوخها تصلح ان یحکو بها، وکلمته من کمال
وثوقها تصلح ان یحکو علیها، واسم العلم من قوة دلالته یقوم علی
مقام المتواطی والمشکك، ومترادفه من کثرة کنایته یجلس علی مجلس
المشترك، مرکبه الناقص من کمال بلاغته یسکّت المخاطب، ومرکبه
التام من کمال فصاحته یفیده المطالب، خبره من کمال صدقه
الدائم لا یحتمل الکذب اصلا، وانشاؤه ما قارن الخضوع لاحد الا الله
تعالی، حده الناقص یفید فائدة الحد التام، ورسمه الناقص کذلك
یفیض الفیض العام، اشکاله الثلثة بدیهی الانتاج کالشکل الاول،

وشکلہ الرابع صححت عن العقم وتلد الولد الاکمل + دو مضامینہ
یدفع الدور المعلوم + وتسلسل براھینہ یقطع التسلسل المفھوم
ما من مسألۃ فیہ الا واتی علیھا بدلائل نقلیہ + وما من دلائل
نقلیۃ الا واورد فھا دلائل عقلیہ + وما اثبت معلولا الا واقام
علیہ براھین لمیہ + وما قرر علۃ الا واوثقھا ببراھین انیۃ +
وما ادعی تناھی المطلوب الا ونصب لہ ادلۃ سلمیہ + وما قال
احد لا نسلم الا واورد علیہ حججا مسلمیہ فسبحان من خلق
السماء والاذکیا وزینہما بالذکاء والذکاء فقط فضلاء بمبئی خصوصا
حضرت محتشم الیہ کی جانب سے یہ جواب آیا اس سراپا نیاز نے بالفاظ اعزاز امتیاز پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا - علی المناصب جلی المناقب مخدومی مولوی محمد سکندر علیخاں صاحب نصا
اوصلہ اللہ الی اعلیٰ المراتب - بعد سلام مسنون و دعای ترقی روزافزون
واضح باد - رسالہ و مراسلہ ہر دو رسید راحت تازہ و فرحت بے اندازہ بدل رسانید
وبدریافت حال خیر انجام آن مقبول انام و افہام افحام خصام لیام و اتمام مراتب
اشغال و اعمال مشایخ عظام و لبس خرقہ خلافت طریقہ علیہ نقشبندیہ افاض
اللہ فیوضہا علی ممر الدہور والایام این نشہ دوبالا گردید رسالہ مرسلہ را از اول
تا آخر بنظر غور دیدم سراسر چشمہ فیض یافتم و فیضہا بر داشتم و بر حرفی جاے حرف
نیافتم بعد مطالعہ این تالیف کہ مبنی از لطافت ذہن منیف مؤلف شریف ست
سجدات شکر بدرگاہ رب لطیف بجا آوردم کہ خادمان مخدومان این نحیف را برین پایہ

تالیف رسا نید اللّٰهم لک الحمد و انت المجید تخص بمزید فضلک من تشاء من عبادک و تزید فیاض مطلق تمام عالم را ازین چشمهٔ فیض فیضیاب گرداند و تشنگان مسائل آب را سیراب و مؤلفش را جزای خیر و عمر دراز و تبحر در علوم عقلیه و نقلیه مانند استاد خود درین عالم شباب عطا فرماید دوستان شما مفتی و حافظ محمد عبد الغفور صاحب مصحح و مطبع مولوی نور محمد صاحب و دیگر فضلای اینجا نیز بر جودت تحریر مصنف و رشاقت تقریر مؤلف از صد تحسین و آفرین فرمودند و زبانهای خود را در مدح و ثنای ایشان کشودند۔ دوستی خطی از طرف عظیم آباد در طلب مدرسی عالم علوم عقلیه و نقلیه بمشاهرهٔ یکصد روپیه نوشته است اگر مرضی باشد زود اطلاع بخشند و رسالهٔ موصوفه عنقریب میرسد خاطر عاطر قرین جمعیت دارند و بخدمت مولوی و منشی محمد عبد الغفور صاحب نهال مؤلف رسالهٔ سلام شوق لیبلغ رسانند فقط والسلام حرره و املاه العبد المفتقر الی مولاه عبید الله اذاقه الله لذة الایمان و حلاوة و حلاه بحلاه از مدرسهٔ محمدیه بمبئی

تواریخ تالیف رسالهٔ آب حیات

مستخرجهٔ خامهٔ فیض شمامهٔ منبع الحسنات مجمع البرکات یادگار انوری و جامی افتخار عنصری و نظامی شهسوار مضمار میدان همه دانی راز دار اسرار سبحانی جناب مولانا مولوی محمد محی الدین خانصاحب فوق کاکوروی دامت ظلالهم و دامت فضائلهم

قطعه جسکے ہر مصرع سے تاریخ بسنین مختلفه بمناسبت تخلص مؤلف نکلتی ہے

جنت کا صحن پاکہ ہے یہ صفحۂ کتاب
نامہ ہے ذوق پاکہ ہے سال بہار خیز
نقطہ کہ اک شگوفہ ہے بستان قال کا
ہے گلستان سر ایک ورق ابن نہال کا

قطعه جسکا مصرع اخیرہ بمناسبت مضمون کتاب مادۂ تاریخ ہے

نہیں ہے یہ رسالہ بلکہ چشمہ فیض کا ہے یہ
ہما نا مولوی عبد الغفور اسکا مؤلف ہے
ملے مشرب نشین علم کو آب بقا ہے یہ
لکھی یون ذوق نے تاریخ اسکی سال ہجری مین

ایضاً بمناسبت مذکورہ

نجاست جہل کی دھوئی اس آب نکتہ دانی سے
جزاک اللہ نہال گلشن علم آج عالم سے
عجب ہے بحر کوزہ مین طبیعت کی روانی سے
نہ کیون فوق آفرین خوان ہوں تالیف نہین کے

تاریخ تصنیف رسالہ تراویدۂ قلم زیبا رقم جناب مولانا و مخدومنا مولوی سید ابو القاسم صاحب متخلص بظاہر ہسوی سلمہ اللہ القوی

عرب سے بہا چشمۂ فیض ہے
ہوں تر زبان کیوں نہ اہل عجم
کہا واہ کیا چشمۂ فیض ہے
ہو ظاہر یہ ظاہر ہوا اسکا سال

تقریظ ترشحۂ نیسان خامۂ گہر بار موشگاف دقائق معقول و منقول کشاف حقائق فروع و اصول ٭ شہریار ممالک فضل و کمال ٭ تاجدار بلاد جاہ و جلال تخت نشین کشور سخن شناسی ٭ جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب مدراسی ٭ اغناہ اللہ عن الآسی

دریای ناپید اکنار حمد الٰہی و بحر زخار نعت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وعلٰے آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار بعدد قطرات الامطار و امواج البحار کی شناوری نہایت مشکل ہے نہ اوسکی تہاہ ہے نہ ساحل بڑے بڑے قلزم علوم کے پیراک اور یم فہوم کے تیراک اس مجمع البحرین کے منجد ہار مین ہاتھہ پیر مارتے مارتے آخر کار سب ہار گئے دم ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے جب ایسون کا یہ حال ہے تو ہماری اسمین باکل خام خیالی اور فکر محال ہے ہان کوئی خوشخبری کی عمدہ بات ہو جو باعث تسکین تشنہ لبان آب حیات ہو

تو مضایقہ نہین شوق سے زبانِ قلم پر لائیے ذوق سے سنائیے کہان ہین وہ طالبانِ آبِ حیات
تازہ معانی کدھر ہین وہ شائقانِ عذبِ فراتِ شیرین بیانی کہ ادھر آئین وراس نسخہ آبِ حیات
کے فیضِ تازہ سے مستفیض ہوکر زندۂ جاوید ہوجاوین یہ وہ کتاب ہی کہ جسکے آغوش کلمات مین
مسائل آب وطہارت کے معانی روشن جھلکتے ہین اور جابجا کنارِ فقرات مین جامِ حق تحقیق جھلکتے
ہین دقائقِ حقائق اسکے واسطے متعطشینِ زلالِ فضل و کمال کے مصداقِ ھٰذا عذبٌ فراتٌ
ہین اور حقائقِ دقائق اسکے واسطے غریقانِ گرداب ہلاکت کے سفائنِ نجات ہین کیونکر نہوکہ
بانی اس چشمۂ فیضِ رسانی کا وہ بحرِ مواج علم وفن ہی کہ جسکی شہرتِ تبحرِ علمی کا دریا تمام عالم مین موجزن
ہی یعنی علامۂ مشہور جناب مولانا مولوی محمد عبدالغفور المتخلص بالنہال دام بالفضل والکمال
کہ علوم منقولہ مین عالمِ باعمل ہی اور فنون معقولہ مین فاضلِ بے بدل ہی عنقای مضمونِ بلندخیالی
اوسکے کنگرۂ ایوانِ فکرِ عالی کا ایک مرغِ دست پرور ہی اور گوہرِ بدرِ حسنِ معانی اوسکے صدف دریا نمہ دانی کا
ایک نمایان جوہر ہی زلفِ لیلای تحقیق اوسی کی آرایشِ دستِ قلم سے مشک اندود ہی اور
چشمِ سلمای تدقیق اوسی کے سوادِ دانش سے سرمہ آلود ہی چنانچہ اسی کتاب احکام آب کے
ہر ہر مسائلے مین کسقدر دقتِ نظر کو کام فرمایا ہی کہ ہر چشمہ تدقیق سے تحقیق کا دریا بہایا ہی باوجود
اختصار ہر مسائلۂ مشکل کو مثل پانی کے کسقدر آسانی سے حل کردیا کہ گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا
الغرض مصنف اس رسالے کا بافضال ایزد لایزال نقود علوم ظاہرہ اور معارف باطنہ سے
مالامال ہی چنانچہ جسم غفیر علمای نحاریرین سے بر صاحب کمال اس فقیر کے ہم مقال ہی

سند وخلافت نامہ

کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل رئیس خالصپور ادام اللہ فیوضہ الی
بقاء الدہور خلیفۂ جناب مولانا شاہ سید محمد عبدالسلام ہسوی قدس سرہ القوی نے

جناب مصنف علام کو بعد فراغ تعلیم علوم ظاہری و تلقین سلوک باطنی کے مرحمت فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل الینا الانبیاء، وارد فهم العلماء، والصّلوٰة والسّلام علی من قال العلماء ورثة الانبیاء، وعلی اٰله الاتقیاء، واصحابه الاصفیاء،

امابعد فان العالم الالمعی، والفاضل اللوذعی، رئیس الشّیَمِ النفیسة رسیس الحِکَمِ الرسمیة، کشاف آستار المعقول، وقاف اسرار المنقول، حلّال عُقَدِ العلوم، نقاد نقود الفهوم، افتخار ارباب الکمال، مولانا المولوی **محمد عبد الغفور البلندوی** النهال، صانه الله المتعال، عن الحزن والملال، کان تعلّم بعض الکتب من علماء الزمان، وفضلاء الاوان، سیما من شیخی بیعته زبدة اقطاب الارشاد، عمدة الابدال والاوتاد، قطب فلک العرفان، قمر الانس والجان، مُشیع السنن النبویه، معین السیر المصطفویه، معلم العلماء المتبحرین، ملقن العرفاء الکاملین، مقبول حضرة الله الغنی، مولانا و مرشدنا المولوی الحافظ الحاج الصوفی سید **محمد عبد السّلام** الهسوی، قدس سره الله القوی. ثم المرشد الممدوح امرهذا المجروح ان یعلمه ما بقی من الکتب الدرسیة فعلّمته ما علّمنی الله العلیم الخبیر، من العلوم الدرسیّة المروجة اعنی الصرف والنحو والمعانی والبیان والبدیع والعروض والمنطق والکلام والمناظرة والاصول والحکمة الطبیعیة والریاضیة والالٰهیة والتفسیر والحدیث والفقه والتصوف والمیراث وغیرها وکتبتُ له هذه الوریقة سندًا عند العلماء والمتعلمین، والطلبة والمستفتین - اللهم اجعله

من العلماء الراسخین، والفضلاء الکاملین، آمین یا رب العالمین، وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، نمقہ محمد سکندر علی القندھاری اصلاً واللکنوی مولداً والخالصفوری مسکناً ابن محمد عبد الرحیم خان غفر لھما اللہ الرحمن، تلمیذ العلماء المتبحرین، منھم عمدة المحققین مولانا واستاذنا المولوی شاہ محمد اکبر علی الکاکوروی دامت برکاتھم، وزبدة المدققین مولانا واستاذنا المولوی محمد عبید اللہ عمت فیوضہم مدرس المدرسة المحمدیة الواقعة فی البمبئی حفظ اللہ اھالیھا عن الغی

دستخط اون علمای نامدار اور فضلای با وقار کے جنکو جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل خالصپوری عم فیضہ نے اپنے شاگرد ممدوح کے جلسۂ دستاربندی مین جمع کیا

امابعد تحقیق حاضر ہوا مین جلسۂ دستاربندی جناب مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب بلندوی ابن جناب قاضی محمد عبد الرزاق صاحب مین اور سنا مین نے وعظ اور بیان مولوی صاحب ممدوح کا شامل اوپر جمیع علوم معقولہ اور منقولہ کے واقعی استعداد خداداد اور قابلیت عطیۂ خالق انام اسی کا نام ہے، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۝ قد رقمہ محمد ظہور الاسلام الفتحپوری عفی عنہ

سننے وعظ سے معلوم ہوا کہ مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب رئیس قصبۂ بلندہ کو استعداد کامل ہے اور اونکے استاد جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب واصل خالصپوری عم فیضہ نے بکمال محنت اور جانفشانی سے جملہ علوم معقولات ومنقولات

بکمالِ تحقیق و تدقیق اونکو تعلیم کیے ہین - صادہ فیض علی الفتحفور دیسے -

بسماعت وعظ معلوم ہوا کہ جناب مولانا مولوی عبد الغفور صاحب دام افضالہ علم تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و اصول و کلام و منطق و حکمت و صرف و نحو و بدیع و معانی و بیان و علم میراث و جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ مین دخل کثیر اور استعداد بالغ رکھتے ہین اور اونکے استاد جناب مولانا مولوی شاہ محمد سکندر علی صاحب متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ نے نہایت محنت اور غایت محبت سے اونکی تعلیم اور تلقین کی ہے - نہ اکلامی صادق و اقعی - رفیق الحق بھاگلپوری -

مولانا المولوی محمد عبد الغفور المتخلص بالنہال قد سمعت وعظہ فعلمت من بیانہ انہ للعلوم کلہا حبر قمقام + او بحر طمطام + سطرہ المذنب الاواہ احمد اللہ المانکپوری

الحمد للہ تعالیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد بندہ ہیچمدان اثیم عبد الحکیم دیوبندی عرض کرتا ہے کہ مین بھی اس جلسے مین شریک تھا بیان مولانا مولوی عبد الغفور صاحب دام بالمواہب کا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے مصداق پایا -

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد عاصی رحمت علی غفر لہ اللہ الولی ساکن قصبہ پوہن جلسہ وعظ و دستار بندی مولوی شیخ محمد عبد الغفور ابن شیخ محمد عبد الرزاق سلمہما اللہ تعالیٰ مین حاضر تھا اونکے قال سے علوم ظاہری کا حال اور اونکے حال سے علوم باطنی کا کمال معلوم ہوا - اللھم زدنی قالہ و بارک فی حالہ و کمالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - حامدًا و مصلیاً - اما بعد خادم ہر طالب و عالم خاکسار ابو القاسم عفا اللہ عنہ متوطن قصبہ ہسوہ بجلسہ وعظ و دستار بندی مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب سلمہ الواہب حاضر بود از بیان مولوی صاحب ممدوح کہ متضمن جملہ علوم ظاہرہ و باطنہ بود

معلوم شد کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی صاحب عم فیضہ ہرانچہ کہ از علمای راسخین ومشائخ کاملین آموختند بگنجینۂ سینۂ ایشان اند وختند ایزد ذوالجلال از ین مال کمال ہمہ عالم را مالامال گرداند بمنہ وکرمہ۔

علمای حامی دین وفقرای صادق الیقین کی خدمت ہمہ برکت مین واضح ہو کہ خاکسار نجم الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد باشندۂ اکبر آباد عزیزی مولوی محمد عبد الغفور ادامہ اللہ بالسرور واعاذہ عن الشرور کے علم وفضل سے واقف ہوا جملہ علوم مین کامل الاستعداد پایا

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم- بعد حمد خدا و درود بہ جناب مصطفی دَروَیش دَرِ دُرویشان بلکہ سگ ابواب ایشان افقر الشر الی اللہ الاکبر المشتہر بسکندر اصلح اللہ حالہ واحسن مآلہ گزارش مینماید کہ عالم صلاحیت شعار فاضل ہمہ تن انکسار مقبول بارگاہ ایزد متعال مولانا المولوی محمد عبد الغفور بلندوی نہال سلمہ اللہ سبحانہ والقاہ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ ہفت سال نزد فقیر نشست وبرخاست نمودند وباذکار واشغال ہر سہ خاندان نقشبندیہ وچشتیہ وقادریہ و مراقبات آنہا تا آخر مشغول گردیدند وبقدر استعداد خویش از ہر مقام بہرہ برداشتند لہذا ایشان را خلافت واجازت ارشاد وتعلیم طریقۂ شریفۂ نقشبندیہ مجددیہ وچشتیہ وقادریہ دادم از طرف جملہ مشائخ کرام خصوصاً از جانب عارف باللہ حضرت پیر ومرشد خود یعنی جناب مولانا مولوی سید محمد عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیام متوطن قصبۂ ہسوہ ضلع فتحپور صانہما اللہ عن الفتن والشرور کہ بیعت مشار الیہ ہستند اللھم اجعلہ للمتقین اماماً وشرط الاجازۃ ترک الاذی عن خلق اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ واختیار حب اللہ والقطع عما سواہ واتباع اوامر اللہ والاجتناب عما نہاہ والاقتداء بسیرۃ الصالحین ومطالعۃ

مراد از درویش بالفتح کمالی فقیر صاحب معرفت باشد تعلیم خواہ واز درویش بالضم مثلاً صاحب عبارات زیادہ واز ادا فقط از زیادہ تعیین مقابلہ مفرد است بہرہ و از اوزان جمع وجمع ابواب القسم آنا دست براہ فافہم ۱۲ ریفی حضرت تم شد ہمری

بہن بیعت سید صاحب ... مولوی شد ... صاحب ...

الدر المختار مع حواشیہ واحیاء علوم الدین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اور یہ کتاب آب حیات تو حل مسائل آب مین دریاے کمالات مصنف سے ایک قطرۂ آب کے مثال ہے لیکن اس مشکل سوال کا قلم برداشتہ آسانی کے ساتھ جواب دینا بھی مجیب کے کمال تبحر علمی پر دال ہے

سوال

کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلے مین کہ زید مرا اور اوسنے ایک زوجہ مسماۃ ہند اور ایک پسر مسمیٰ بہ عمرو اور ایک بھائی صالح اور دو دختر مسماتین سعیدہ ورشیدہ چھوڑین اور قبل تقسیم ترکۂ زید کے عمرو اوسکا پسر مرا اوسنے ایک والدہ ہند اور دو فرزند بکر و خالد اور دو ہمشیرگان سعیدہ اور رشیدہ اور ایک چچا صالح چھوڑا اور ہنوز ترکہ تقسیم نہونے پایا تھا کہ ہند نے انتقال کیا اوسنے بنتین مذکورتین یعنی سعیدہ ورشیدہ اور دو ابن الابن مذکورین سابقین یعنی بکر و خالد چھوڑے اور ابھی ترکہ منقسم نہوا تھا کہ رشیدہ راہی دار البقا ہوئی اوسنے ایک بیٹا مسمیٰ بہ عاقل اور ایک بیٹی فاضلہ اور ایک بہن سعیدۂ مذکورہ اور دو ابن الاخ نامبردگان یعنی بکر و خالد چھوڑے اور الی الآن میراث مستحقین کو نہ پونہچی تھی کہ عاقل نے جان بحق تسلیم کی اوسنے ایک بنت معصومہ اور ایک اخت فاضلۂ مسطورہ اور ایک خالہ سعیدۂ مذکورہ چھوڑی اور ابتک حصہ اہل استحقاق کو نہ ملا تھا کہ معصومہ نے وفات پائی اوسنے چار فرزند مسمیٰ بہ عاصم و قاسم و خادم و ہاشم اور تین دختران مسمیات کبریٰ و صغریٰ و زہرا اور ایک پھوپھی فاضلۂ مرقومہ چھوڑی اور الی ہذا الیوم ارث وارثون کو نہ پونہچی تھی کہ عاصم نے سفر آخرت اختیار کیا اوسنے ایک زوجہ مسماۃ زاہدہ اور ایک پوتا افضل اور ایک پر پوتی عابدہ اور تین برادر قاسم و خادم و ہاشم اور تین اخوات کبریٰ و صغریٰ و زہرا چھوڑین اور تا ایندم حصہ ورثا کو

نہ پونچا تھا کہ فضل نے دنیا سے رحلت کی اوسنے ایک زوجہ فاطمہ اور والدہ صالحہ اور ایک
ابن الحمل اور تین باپ کے چچا مشارالیہم اور تین باپ کی پھوپھیان مذکورات سابقات اور ایک
دادی مسماۃ زاہدہ اور ایک دختر برادر یعنی بھتیجی مسماۃ عابدہ مسطورۂ سابقہ چھوڑی تو ترکہ
ان سب اموات مذکورین کا اونکے ورثہ پر موافق شرع شریف کے کسطرح منقسم ہوگا بینوا توجروا فقط

الجواب ہو الملہم للصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - حامداً ومصلیاً ومسلماً - بعد تقدیم ما تقدم علی الارث و رفع الموانع
والخصماء واجتماع الشرائط و انحصار الورثۃ ترکہ ان سب اموات کا اونکے ورثہ پر بحکم شرع اطہر
یون منقسم ہوگا کہ تمام ترکہ نقد و جنس کے چار لاکھ چھپن ہزار ایک سو بانوے [۴۵۶۱۹۲] حصے بحسب مناسخہ
ذیل کر کے اوسمین سے سعیدہ کو ایک لاکھ اونتیس ہزار آٹھ سو اٹھاسی [۱۲۹۸۸۸] بکر کو اٹھانوے [۹۸۲۰۸]
ہزار دو سو آٹھ خالد کو بھی اٹھانوے ہزار دو سو آٹھ [۹۸۲۰۸] صالح محروم فاضلہ کو چھیاسی ہزار [۸۶۵۹۲]
پانسو بانوے قاسم کو سات ہزار آٹھ سو بہتر [۷۸۷۲] خادم اور ہاشم ہر ایک کو علی ہذا القیاس سات
ہزار آٹھ سو بہتر [۷۸۷۲] کبریٰ اور صغریٰ اور زہرا تینون مین سے ہر ایک کو تین ہزار نو سو چھتیس [۳۹۳۶]
زاہدہ کو نو سو چوراسی [۹۸۴] عابدہ محرومہ فاطمہ کو آٹھ سو اکسٹھ [۸۶۱] صالحہ کو گیارہ سو اڑتالیس [۱۱۴۸] الحمل
کو چار ہزار آٹھ سو اوناسی [۴۸۷۹] دیے جاوین صورت تقسیم موافق قاعدۂ علم فرائض کے یہ ہے -

- ۴۵۶۱۹۲
- ۱۹۰۰۸
- ۱۷۲۸
- ۵۷۶
- ۱۹۲
- ۳۲ تصحیح

مسئلہ ۸

زید

زوجہ ہند	ابن عمرو	بنت سعیدہ	بنت رشیدہ	اخ صالح
۱ / ۴	۱۴	۷ / ۴۲	۷ / ۴۲	م
۲۴		۱۲۶	۱۲۶	
		۳۷۸		
		۴۱۵۸		
		۹۹۷۹۲		

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ بینہما موافقۃ بالنصف — عمرو — فی یدہ ۱۴۰

ام ہند	ابن بکر	ابن خالد	اخت سعیدہ	اخت رشیدہ	عم صحیح
۱/۲	۵	۵	م	م	م
۱۴	۳۵	۳۵			
	۱۰۵	۱۰۵			
	۳۱۵	۳۱۵			
	۳۴۶۵	۳۴۶۵			
	۸۳۱۶۰	۸۳۱۶۰			

مسئلہ ۳ تصحیح بینہما موافقۃ بالنصف — ہند — فی یدہا ۳۸

بنت سعیدہ	بنت رشیدہ	ابن الابن بکر	ابن الابن خالد
۱/۲	۱/۲	۱	۱
۳۸	۳۸	۱۹	۱۹
۱۱۴		۵۷	۵۷
۱۲۵۴		۶۲۷	۶۲۷
۳۰۰۹۶		۱۵۰۴۸	۱۵۰۴۸

مسئلہ ۳ بینہما مباینۃ — رشیدہ — فی یدہا ۱۶۴

ابن عاقل	بنت فاضلہ	اخت سعیدہ	ابن الاخ بکر	ابن الاخ خالد
۲	۱	م	م	م
۳۲۸	۱۶۴			
	۱۸۰۴			
	۴۳۲۹۶			

مسئلہ ۲ مستقیم فلا حاجۃ الی الضرب — عاقل — فی یدہ ۳۲۸

بنت معصومہ	اخت فاضلہ	خالہ سعیدہ
۱	۱	م
۱۶۴	۱۶۴	
	۱۸۰۴	
	۴۳۲۹۶	

مسئلہ ۱۱ بینہما مباینۃ معصومہ فی یدہا ۱۶۴ فاضلہ

ابن عاصم	ابن قاسم	ابن خادم	ابن ہاشم	بنت کبریٰ	بنت صغریٰ	بنت زہرا	عمہ یعنی پھوپھی
۲	۲	۲	۲	۱	۱	۱	م
۳۲۸	۳۲۸	۳۲۸	۳۲۸	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	
	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۳۹۳۶	۳۹۳۶	۳۹۳۶	

مسئلہ ۸ بینہما مداخلۃ والعدد مستقیم فلا یضرب عاصم فی یدہ ۳۲۸

زوجہ زاہدہ	ابن الابن افضل	بنت ابن الابن عابدہ	اخ قاسم	اخ خادم	اخ ہاشم	اخت کبریٰ	اخت صغریٰ	اخت زہرا
۱	۷	م	م	م	م	م	م	م
۱۴۱	۲۸۷							
۹۸۴								

مسئلہ ۱۲ بینہما مباینۃ افضل فی یدہ ۲۸۷ عابدہ

زوجہ فاطمہ	ام صالحہ	ابن الحمل	عم اب قاسم	عم اب خادم	عم اب ہاشم	عمہ اب کبریٰ	عمہ اب صغریٰ	عمہ اب زہرا	جد زاہدہ	بنت الاخ
۳	۴	۱۷	م	م	م	م	م	م	م	م
۸۶۱	۱۱۴۸	۴۸۷۹								

المبلغ ۴۵۶۱۹۲

الاحیاء

سعیدہ	بکر	خالد	صالح
۱۲۹۸۸۸	۹۸۲۰۸	۹۸۲۰۸	م
فاضلہ	قاسم	خادم	ہاشم
۸۶۵۹۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲
کبریٰ	صغریٰ	زہرا	زاہدہ
۳۹۳۶	۳۹۳۶	۳۹۳۶	۹۸۴
عابدہ	فاطمہ	صالحہ	الحمل
م	۸۶۱	۱۱۴۸	۴۸۷۹

اخرجہ حامل نعال ارباب الکمال محمد عبد الغفور بن القاضی الحاجی

محمد عبد الرزاق المتوطن بقصبة بلند ہ ضلعة فتحفور المتصل بکانفور تلمیذ مولانا الواصل المتخلص بالنهال، حفظه الله لم یزل ولایزال، عن الحزون والملال والوبال والنکال، والعلم الاتم عند رب العزة والجلال، وهو عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال

ان هذا التقسیم صحیح قویم، والمقسم قرة عینی روح روحی فاضل محقق قسیم، نمقه الفقیر الحقیر الشهیر محمد سکندر لقند هاری اصلا واللکنوی مولدا والخالصفوری مسکنا المتخلص [illegible] بن محمد عبد الرحیم، غفر لهما غفار کریم، والله علیم حکیم

لقد صح ما قسمه عزیزی واملاه، وهو العلامة الفهامة ذو المجد والجاه، زبرة العبد المفتقر الی مولاه، المشهور بعبد الله، جعل الله اخرته خیرا من اولاه، خادم طلبة المدرسة المحمدیة الواقعة فی البمبئ، عصمها الله اهالیها عن الغی والبغی۔

هذا التقسیم مستقیم، ومخرجه عقیل فهیم، رقمه الراجی عفو ربه المجید، المعروف بعبد الحمید، وقاه الله عن شر کل شیطان مرید، خطیب جامع البمبئ وخادم مستفتیه، سلم الله من کان فیه —

هذا التقسیم حق مبین، والقاسم عالم متین، سطره الفقیر الکروی الحسامی المدعو محمد امین، غفر له رب العالمین۔

بعضی از تواریخ وفات مقبول بارگاہ خالق انام، مولانا مولوی سید محمد عبد السلام، مرشد جناب مصنف علام، رحمۃ اللہ علیہما الی یوم القیام

از فکر کامل مولانا واصل برکات اللہ علیہ فی العاجل و الآجل +

عربی دخل الخلد ۱۲۹۹ھ ولہ غیر منقوط - ادرک اواہ + وصل مولاہ + [illegible]

کلا ما ہو لا الٰہ الا اللہ + محمد رسول اللہ + ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط زینت جنت زین شیب ۱۲۹۹ھ

ولہ قطعہ عربیہ

اذا اشتاق شیخی لوصل الحبیب
لتاریخہ قال واصل لنا

ھنالک من اللہ جاء الطلب
لقد نال شیخ لقاء الاحب

ولہ فی الفارسی

مرشدم عبد السلام از بہر حسن لم یزل
خامۂ واصل پئے تاریخ آن کامل نوشت

اولاً دل دادہ بود و آخرش جانباز شد
محرم راز احد حقا شہید ناز شد

ولہ فی الاردو

ہو گیا باقی میں فانی شیخ جاے غم نہیں
تو فنا فی الشیخ ہو کر واصلا تاریخ لکھ

کیونکہ اہل اللہ کو حاصل بقا باللہ ہے +
سچ ولی اللہ کا آخر فنا فی اللہ ہے +

از مصنف والا مقام دام نیل المرام

فارسی غیر منقوط مودود و دود صدر محال ارم را مسعود کرد ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط

بیش نبین بجنت نشین ۱۲۹۹ھ

ولہ قطعہ عربیہ

حین راح الشیخ قد جاء الندا
دفعۃ تاریخہ قال النہال

ایہا الغلمان قوموا اکرموا
فی مآب الخلد راح الاکرم

ولہ فی الفارسی

نقیبانِ جنت پئے مرشدم | بگفتند شاہا بیا مرحبا
نہالا چو شہ رفت رضوان بگفت | بہ بستان بیا وارثِ انبیا ۱۲۹۹

ایضاً

بالانشین بمسندِ جنت قدم نہاد | عالے مقام بود بعالی مقام رفت
سالِ وصالِ آن شہِ عرفان نہال گفت | عبد السلام بود بدار السلام رفت ۱۲۹۹

ولہ فی الاردو

دم نمار اشیخ نے قربان ہو اہر خدا | کیون نہو فرزند اسمٰعیل وہ ذبیحاہ ہو
رکھ قلم پر کار دہر سالِ شہادت لکھ نہال | یہ شہیدِ ناز ہم گامِ ذبیح اللہ ہے ۱۲۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جلیدۂ کلک احسن زمن مولانا مولوی و منشی محمد احسن مکی از شاگردان مصنف رسالۂ آبِ حیات حفظہما اللہ عن الآفات

وہ کون قطرۂ یم ہو جو دائرۂ گرداب ثنای کبریا کا قطرہ آسا آشنا نہین + اور وہ کون ندا و نم جو سطح بحرِ عمیق عرفان پر ندا ے ندا نم بلند کر کے عجز نما نہین + تسلسل سلسلۂ الماء سلاسل الفت مزمّل مین مسلسل ہو کر زمان زمان جوش زن ہو + دورِ جامِ حباب دم محبت آل و اصحاب بھر کر کنارہ کش ساحل رنج و محن ہو + اما بعد ان ایام برکت التیام مین کہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری ہو جناب مولانا و مرشدنا و استاذنا مولوی دینی و صوفی و حکیم شیخ محمد عبد الغفور صاحب متخلص بہ نہال رئیس قصبۂ بلندہ پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادام اللہ فیوضہم الی بقاء الدہور نے واسطے رفاہ خلق اللہ کے رسالۂ مسائل چاہ تالیف فرمایا اور اس فصل مین تو اور بھی بہت سے ارباب کمال نے للّٰہیت اور حسن نیت کو مد نظر رکھکر

کتب متوافرہ اور رسائل متکاثرہ تصنیف فرمائے ہین آور یہ کون مسالہ ایسا ہی کہ جسکی تحریر
اور تنقیح مین محنت درکار ہو کہ اوس سے مصنفین سابقین رحمۃ اللہ علیہم یا مؤلف رسالۂ ہذا
برکات اللہ علیہ کی مدح و ثنا مین مبالغہ کیا جاوے مگر چونکہ نظر اون سب کی نفع رسانی خلائق
خالق پر ہی لہذا ہمپر اداے تحفۂ شکر و ثنا اور اداے ہدیۂ دعا واسطے اونکے واجب و
لازم ہی آور یہ رسالہ باوجودیکہ حاوی جزئیات اس فن کا نہین ہی کیونکہ یہ تو ایک قطرہ ہی
اوس دریاے کثیر الامواج کا جو کہ حاشیۂ عربیۂ شرح وقایہ مین ہمارے الیاس سیرت خضر
صورت نے جاری فرمایا ہی لیکن از انجا کہ تیرنا اوس بحر زخار کا بوجہ کثرت تلاطم امواج
علوم معقولہ اور منقولہ کے اکثر برادران دینی کو قلت مہارت فن سباحت دریاے زبان عرب کے
سبب سے دشوار تھا لہذا اس قطرے کو کہ واسطے سیرابی تشنگان مسائل کثیر الوقوع
کے کافی بلکہ بنا بر شادابی کشت زار فروع نادر الوقوع کے بھی وافی ہی اوس لباس
قیاس نے ایک جلسۂ خفیفہ مین دریاے مذکور سے باشارۂ خسرو طبع صفا پرور تیشۂ قلم
سے فرہاد آسا نہ کاٹکر چشمۂ شیرین روان کر دیا اور وہ آب حیات جو ظلمات لغات اور
استعارات مین متواری تھا ہر شہر و قریے مین بہا کر ظرف تمنا پیر و برنا کا بھر دیا اور
ہر چند کہ اس رسالے مین بوجہ اسکے کہ واسطے تفہیم عوام کے تصنیف ہوا ہی کسی قسم کی
عبارت آرائی کہ مخل مقصود ہو نہین کی گئی کہ اوس سے مرتبۂ علیا حضرت مصنف عم
فیضہم کا من حیث جامعیت جمیع علوم عقلیہ و نقلیۂ عربیہ و فارسیہ کے ارباب لیاقت پر ظاہر اور
باہر ہو بلکہ بسا مقامات پر از انجا کہ بنا بر توضیح مطالب کے ہندی کی چندی کی گئی ہی
بہت سے قطرات کلمات ثقیلہ اور قطرات الفاظ کریہہ بمصداق کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی
قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ کے اوس ابر کرم سحاب حکم سے مترشح ہوئے ہین وبا این ہمہ وہ لوگ

کہ نقادان سخن اور صرافان نقود علم و فن ہین اور اونکے سینۂ پرصفا کے مقابلے مین آئینۂ مُصفا حیران اور حریم دل فیض منزل کے گرد مہر درخشان علم طواف کنان ہی بمصداق اَلمرءُ یقیس علیٰ نفسہ کے جہان کین خار کو دیکھتے ہین گلزار سمجھتے ہین اور اگر اپنی نظر اکسیر اثر گوشۂ تمیقدار پر ڈالتے ہین گوہر شاہوار تصور فرماتے ہین جیسا کہ کسی آتش کش نے کہا ہی ع دیدۂ انصاف چو بینا بود * در شمر دگر چہ کہ مینا بود * بمجرد ملاحظہ دوہی تین لفظ کے معلوم کر لین گے کہ زر تحقیق اس صرۂ رسالہ کا من حیث لفظ و مضمون کے کس مرتبے کو کامل العیار ہی اور مالک اوسکا طلاقت عبارت اور تنقیح مسائل مین نظیر مالک دینار ہی اور جو لوگ بوزنہ صفت انسان صورت بہائم سیرت ہین کہ اونکو بسبب جہالت علوم ظاہرہ اور حرمان معارف باطنہ کے نہ تو بصارت ہی اور نہ بصیرت اگر کوئی سحبان ثانی دوم سعد الدین تفتازانی مطول کو مختصر یا مختصر کو مطول کرے بمصداق ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک * یا بمصداق اس فقرۂ ہندیہ کے۔ بھینس کے آگے بین بجائین اور بھینس کھڑی پگرائے * اونکو یہ بھی تمیز نہو گا کہ یہ شخص ناظم ہی یا ناثر عالم ہی یا شاعر اور اگر وہ صاحب باوجود اون کمالات جہالت اور سفاہت کے جو مذکور ہوئے صفات ناانصافی اور بداندیشی اور رشک اور حسد سے بھی موصوف ہین پھر تو نور علیٰ نور کے مقام پر نارٌ علیٰ نار کہنا چاہئیے بندر کیا بلکہ بندر کے بھی پدر ٹھہرے صدف اور خذف اور گہر اور حجر کو یکسان جانکر پھینکدینگے صحیفۂ اطہر اور ورق شاستر کو برابر پھاڑ ڈالینگے۔ اللہ تعالے بے ہنری اور بے لیاقتی سے کہ موافق قول بزرگان ع ہر آنکہ بے ہنر افتد نظر بعیب کند * کہ موجب عیب جوئی بندگان خدا ہی ہمکو دور رکھ اور بداندیشی اور بدخواہی سے کہ مولانا سعدی کی دعا سے بدس ع چشم بداندیش

که برکنده باد + عیب نماید هنرش درنظر + بداندیش کی آنکھ کا نشانہ بنجانے کے واسطے
تیر ہدف ہی سبکو مہجور رکھ- حق تو یہ ہی کہ نزدیک اہل انصاف کے یہ رسالہ مسائل چاہ
کا ہیکو ہی چاہ جملہ میاہ ہی اور چونکہ بلا افراط و تفریط بہ نسبت دوسرے رسائل مسائل چاہ
کے مقام توسط مین واقع ہی لہذا ہر شخص کو اوسکی چاہ ہی بمصداق دریا درون کشتی
کے یہ رسالہ ایک سفینہ ہی کہ مثل بحر رائق اور نہر فائق کے بہت سے دریا او سمین موجزن
ہین یا بفحواے کشتی درون دریا کے ایک قلزم ہی کہ فلک فلک او سمین روان او رسفائن
کتب متوافرہ بستہ رسن ہین کاغذ اسکا اگر بحر ابیض ہی تو مداد پر سواد اسکی بحر اسود سے کم
نہین بین السطور اسکا اگر بین الامواج ہی تو سطور اسکی مثل امواج کے پر خم نہین- ہر نقط
اسکا حباب وار ہواے معنی سے معمور + ہر جملہ اسکا صدف صفت گوہر تحقیق سے
گنجور + ہر حرف اسکا دائرہ حرف گیری سے برکنار + ہر نکتہ اسکا خط نکتہ چینی سے نکتہ وار
اس قطرہ کم مقدار سے احوال اسکے ماخذ یعنی حاشیہ عربیہ کا جو دریاے ناپید اکنار ہی
معلوم کرنا چاہیے اور اوس دریاے زخار سے مرتبہ اوسکے مصنف کا جو منبع الانہار اور مجمع
البحار ہی مفہوم کرنا چاہیے- ماشاء اللہ چشم بد دور بفحواے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ کے مصنف اسکا افضال ایزد متعال سے بحار بحر رائق اور معدن الحقائق
اور عالمگیری اور قاضیخان اور وقایہ اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور درایہ اور نہایہ
اور غایہ اور فتح القدیر اور ملتقی الابحر پر محیط ہی اور انہار نہر فائق اور مضمرات اور مفتاح
اور قدوری اور مجمع اور مختار اور در مختار اور رد المحتار اور منح الغفار اور طحطاوی
اور مبسوط پر بسیط ہی+ سبحان اللہ کیسا مقبول پروردگار جسکے سحاب قلم سے بجاے
قطرات باران کے درر غرر افشان ہین جن سے تنویر ابصار صغار و کبار ہی ماشاء اللہ

کیسا مشمول الطاف کردگار جس سے کے دہان معدن برہان سے جواہر آبدار ریزان ہین جنسے عرائس معانی کا سنگار ہی اور تنہا کتب فقہ پر حاوی نہین ہی بلکہ بموجب رحمن کنز دقائق منطق و معقول جامع رموز ہر علم منقول ہی اگر ہیچ پایدار مسائل فروع ہم تو علوم اصول کا بھی وہ مصدر شیوع ہی مثل رسم اس زمانے کے کتب درسیہ پر اوسکو اکتفا نہین بلند حوصلگی کی وجہ سے یک علمی کی طرف اوسکو اعتنا نہین ایسا نہین ہی کہ فقہ پر فقط کرے اور حدیث کو زبان پر نہ لاوے یا حدیث کو ورد زبان کرے اور فقہ نکات اوسکا قلب مین نجاوے یا فقہ کے متون اربعہ اور حدیث کی صحاح ستہ سے نظر آگے نہ بڑھا کر احیاء العلوم اور عوارف کا عارف نہو یا علوم ممدوحہ کا حاوی ہو کر صحبت شیخ کامل مکمل سے واقف نہو ہان نجوم ہدایت و درایت متون مکاثرہ اوسکے سمائے دل مین درخشان اور شموس صحاح متوافرہ اور لمعات مصابیح اوسکے مشکوٰۃ سینے مین نور افشان ہین اوسکے دل فیض منزل پر اسرار بیضاوی اور معالم اور مدارک اور تفسیر کبیر اور کشاف مکشوف۔ اور سینۂ پر صفا اوسکا صفات اخلاق عین العلم اور احیاء العلوم اور عوارف اور تعرف سے موصوف۔ دقائق الافق المبین میر محمد باقر و شفاے ابن سینا اوسکے ایک اشارۂ چشم سے محلول۔ اور حقائق فصوص اور فتوحات ابن عربی اوسکی نظر کے روبرو آئینۂ مصقول۔ دوسرے علوم کا مرتبۂ کمال کو ہونا صفات مذکورہ سے مفہوم ہی کیون نہو جناب مولانا و استاذنا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بہ اصل خالصپوری عم فیضہ اوسکا استاد مخزن العلوم اور حضرت مولانا و مرشدنا مولوی سید محمد عبد السلام صاحب ہسوی قدس سرہ اوسکا مرشد مخدوم ہی استاد کے مقابلے مین علما علوم ظاہرہ

غنچہ وا ر بستہ دہن ہین آور مرشد کے مواہبے مین عرفاے معارف باطنہ گل کے مانند دریدہ پیرہن ہین۔ اللہ کی عنایت ہے کہ ایسا اُستاد کامل صاحب تحقیق ملا کہ اوس نے تمام علوم کو گھول کر پلا دیا۔ خدا کی مرحمت ہے کہ ایسا مرشد صاحب دل حاصل ہوا کہ اوس نے سینے کو گنجینۂ عرفان (معرفت ۱۲) بنا دیا + غرض کہ مصنف اس رسالے کا خدا کے فضل سے میدان فارسی کا فارس (شہسوار ۱۲) اور بلدان (شہرہا ۱۲) عربی کا حارس (نگہبان ۱۲) + منطق اور معقول مین معلم معلّم فارابی (یعنی معلم ثانی ابو نصر فارابی ۱۲) + منثور اور منظوم مین ظہیر فاریابی (شاعر مشہور ۱۲) + ہمہ دانی مین ہمراز فخر الدین رازی + شیرین زبانی مین مقلد سعدی شیرازی + فصاحت اور بلاغت مین ہمزبان سحبان + طلاقت اور متانت مین ترجمان حسّان (شاعر عربی مداح آنحضرت ۱۲) + وجاہت مین وہ عزیز یوسف ثانی + لیاقت مین خاقان خاقانی ہے + اَللّٰھُمَّ اَدِمْ ظِلَالَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الطَّالِبِیْنَ قَائِمَۃً وَّاَقِمْ فُیُوْضَہٗ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُسْتَرْشِدِیْنَ دَائِمَۃً[1] فقط

ولہ قطعۂ تاریخ تصنیف کتاب ہذا

شکر یزدان کا کہ ہے دریای رحمت سے ہما — مخرج آب زمین آرندہ باران ز اسمان
اندنون مین مجمع بحرین علم و عقل نے — علم کا دریا کیا شرح وقایہ سے روان
کون مجمع یعنی منشی مولوی عبد الغفور — جسکا خامہ ابر نیسان اور زبان ہے دُر فشان
علم ظاہر مین ہے وہ دریا صفت مجرای فیض — ہے علوم معنوی مین بھی وہ بحر بیکران
کاشف اسرار قرآن واقف رمز حدیث — فقہ کا شارح ہے اور منطق کا ہے وہ نکتہ دان

[1] ای اللہ ہمیشہ رکھ سایہ اوسکا طالبون کے سر پر قائم۔ اور قائم رکھ فیض اوسکا رہنمائی چاہنے والون کے قلوب پر دائم۔ ۱۲ منشی محمد عبد الحمید ملبذوی۔

اوسکی ہی تمثیل استقرا اور ستقرا قیاس
منطقی سے پوچھلو تم جاکے یہ از رہ بیان

خاتم علم تصوف کے لیے ہی وہ فصوص
فص عرفان کے لیے وہ خاتم اشراقیان

واہ کیا دریا کیا جاری فقیہ دہر نے
شرح مین شرح وقایہ کے پے نفع جہان

قلزم مواج ہی وہ صورت بحر عرب
ہی عبارات روان مین سرسبز تازی زبان

شرع کا قلزم ہی ہان مخرج ہی غواص عقول
اوس سے صدہا بے بہا درہا شایان شہان

تھا مگر وہ چونکہ از بس لجۂ بحر عمیق
تھے عقول بعض اخوان اسپلئے ... بیتاب

خواہش اخوان موصوفین مستدعی ہوی
کا مگر دریا سے جاری کیجیے چشمہ بیان

یعنی فصل چاہ کو تازی سے ہندی کیجیے
ہو روان بحر عرب سے چشمۂ ہندوستان

ظلمت دقت سے باہر لائے نور خضر نے
چشمۂ حیوان نہان تھا کردیا سب پر عیان

جب بہا یہ فیض اوسکا سال احسن نے لکھا
دیکھیے بحر عرب سے ہند کا چشمہ روان

۹۶ یعنی حاشیۂ عربیہ ۱۲ھ یعنی یہ رسالہ ہندی زبان ۱۲

خاتم الطبع

حمد خالق مخلوقات، و نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کہ درین ایام فیوض و برکات نسخۂ آب حیات بر طبق اشارت سراپا بشارت تعلقدار نامی و رئیس گرامی برادر کلان مصنف فیض رسان جناب منشی محمد عبد السبحان

حفظہا اللہ الرحمن عن آفات الزمان و المکان لباس طبع در بر گرفت فقط

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ آب حیات از تصنیف جناب مولوی وحافظ شیخ عبد الکریم صاحب متخلص بہ ناصح الہ آبادی شاگرد جناب مصنف رسالہ موصوفہ مدظلہما العالی

عبد رحمن خان شاکر مالکِ مطبع کہ وہ — ہین خدا کے دوست از بس متقی عالی صفات
جان و مال اپنا فدا کرتے ہین حق کی راہ مین — ہین وہ بیشک خیر خواہ مومنین و مومنات
مصدر اسرار علم و مظہرِ انوار حلم — خُلق اونکا مشک ہے اور بات ہے قند و نبات
حضرتِ شاکر کو یارب اسقدر دے سیم و زر — چھاپ دین وہ کل کتب بہرِ رواجِ دینیات
صحت و توضیح و خوبی خاص ہے اونکے لیے — صاحبِ تحقیق کو تحقیق ہے یہ میری بات
ورنہ ناواقف کو صحت اور غلط سب ایک ہے — جیسے نابینا کو یکسان دن ہے اور تاریک رات
یا الٰہی دوسرون کو بھی تو یہ توفیق دے — تا کتابین اونکی بھی صحت مین ہون مستحسنات
خوب چھاپی ہین کتابین خان والا شان نے — واسطے ترویج دین کے مغتنم ہے اونکی ذات
چھپ گیا جب یہ رسالہ علم دینی کا صحیح — فکر کر تاریخ کی ناصح کہ ہو تیری نجات

سال اسکے طبع کا تو مصرع کامل مین لکھ
ناصحا لے آج پتھر سے بہا آبِ حیات
۱۳۰۱ ہجری

الکتابۃ تمت و رحمۃ اللہ قد عمت

لہ اس شعر کا صحیح ہونا ارباب لیاقت پر ظاہر و باہر ہے ۱۲

قطعۂ تاریخ طبع آب حیات از مترشحات خامۂ علامۂ جامع الکمالات مجمع الافاضات آبروبخش گوہر سخندانی قلزم جواہر تازہ معانی عالم نامی فاضل گرامی مولانا محمد عبدالعلی مدراسی مصحح مطبع نظامی

چہ خوش چشمہ سر بر زد از سنگ مطبع — کزو شد روان چشمہای افاضت

چہ چشمہ کہ نامند آب حیاتش — مصفا چو آئینہ با صد لطافت (یعنی پاکیزگی)

چہ آئینہ صورت نمائے معانی — چہ معنی کہ دارد بیان از طہارت

مجلے بتنقیح و تصحیح کامل — مجلے بانوار حسن کتابت

نہان آب حیوان روان در سیاہی — عیان موج معنی ز بحر عبارت

خطش بر خط نوخطان خط کشیدہ — کہ در حسن خط بردہ گوی ملاحت

ز ہر لفظ و معنی او مے تراود — متانت سلاست فصاحت بلاغت

بلے این ہمہ مدح و وصف مصنف — کند بر کمال مصنف دلالت

ہمانا کہ این آب و رنگ از نہال ست — کزو بار ور شد نہال ہدایت

نہال آنکہ عبد الغفور ست نامش — کہ نامی از و گشتہ نخل فقاہت (بمعنی فقہ دانی)

ہمین چشمہ رفیض از و یافت آبے — چو ماہے کہ از خور گرفت استنارت

زند جوشہا بحر مواج طبعش — ز تفسیر و فقہ و حدیث و روایت

زہی حق نمائی کہ بس گمرہان را — بر آوردہ از تیرہ چاہ ضلالت

کسے کو بابطال حق سر بر آرد — زپا خود فتد در مغاک بطالت

چہ گویم ز حق گوئے او کہ الحق — دہد حرف تلخش مذاق حلاوت

قضایای مشکل کہ در وی نظرہاست — کند سہل در یک نظر بالبداہت (بالخوض و فکر)

× × × × ×

خدا دادش این وصفهای گرامی
خشوع و خضوع و خلوص و تواضع
تصوّف تشرّع تقدس تورّع
تفقه تبحّر تفرّس تدبّر
فقیرست در کنج الفقر فخری
ز فیضش بود عالمے فیضیابے
جهان گوهر نفع گیرد ز بحرش
شود ناظرش سرخ رو چون گل تر
الٰهی ازین چشمهٔ فیض جاری
غرض چون شد این نسخهٔ پرنور امد
فروغ این چنین سال طبعش رقم زد

شرافت نجابت ولایت کرامت
خوش اخلاقی و بذل و جود و سخاوت
دیانت امانت ریاضت عبادت
سخن سنجی و حفظ و فهم و ذکاوت
ولیکن بود شاه گنج قناعت
کسے کو کند زین کتاب استفادت
مگر منکران غرق آب خسارت
بود منکرش زرد رو از ندامت
کنی تر زبان خلق را تا قیامت
مکمّل بتکمیل زیبا صناعت
که شد طبع آب حیات از افادت
۱۳۰۱ھ

ایضاً چکیدهٔ خامهٔ بندهٔ اثیم محمد عبدالحکیم کاتب این کتاب عفا عنه الوهاب

با آب و رنگ طبع چه گل کرد این کتاب
از فیض این بوقت کتابت چه گویمت
بودم بفکر سال که تاریخ او چکید

گلدستهٔ که تازه شد از آبشار فیض
گوئی که بود خامه ام از شاخسار فیض
از کلک دُرفشان من ابر بهار فیض
۱۳۰۱ھ

وجه مهر و دستخط

برای سند این معنی که کتاب هذا مطبوع مطبع نظامی ست مهر و دستخط مهتمم بر خاتمه ثبت گردید

محمد روشن خان حنفی
محمد عبدالرحمن بن حاجی

التماس

شناسایان بحارِ تجارت کتب

و شناسایان بلادِ صناعت کی خدمت بابرکت میں

التماس ہی کہ چشمۂ افاضات رسالۂ آب حیات مصنفۂ

سراپا تجربہ و شعور جناب مولانا قاضی و مفتی مولوی محمد عبد الغفور ادام

اللّٰہ بالسرور و اعاذہ عن الشرور رئیس قصبہ بلندہ پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور

مطبع نامی مسمّٰی بہ نظامی واقع کانپور مین جناب والدی ماجدی محمد

عبد الرحمٰن خان کے اہتمام سے بکمال وضوح و نہایت صحت طبع ہوکر

مطبوع طبائع ہوا بار دیگر کوئی صاحب اگر ایسی ہی صحت اور توضیح کے

ساتھہ چھاپنا یا چھپوانا چاہین تو حضرت مصنف کی اجازت سے بے تکلف

طبع فرمائین ورنہ مضمون اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ

کو ملحوظ خاطر رکھین اور ترک غلط سازی سے شائقانِ

صحت کو ممنون و شاکر فقط۔

العبد

احقر العبید ابو سعید بن جناب

مہتمم ممدوح دام

بالفتوح